حلال و حرام چوپائے

اور

ان کے طبی فوائد

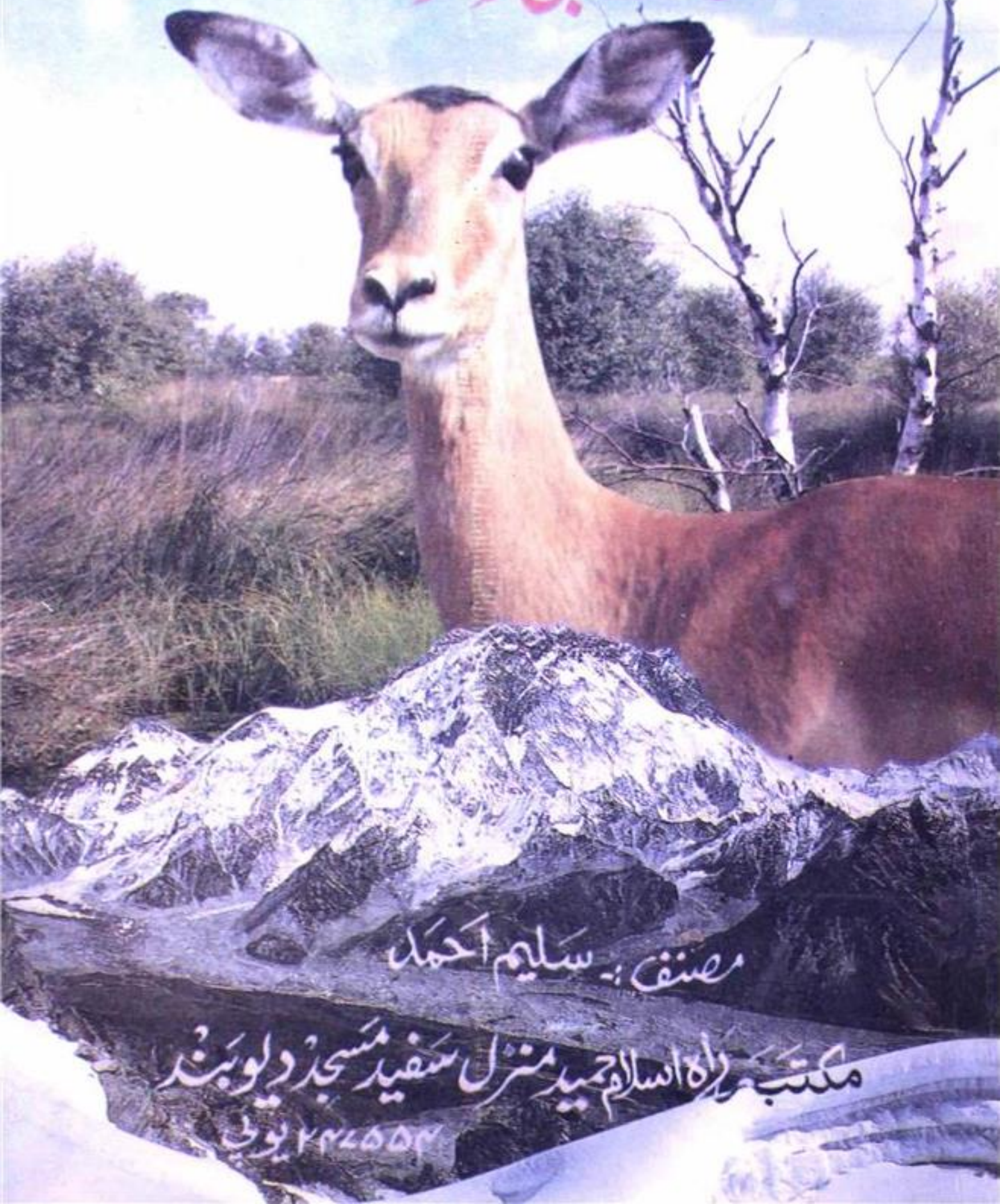

مصنف:- سلیم احمد

مکتبہ راہ اسلام حمید منزل سفید مسجد دیوبند
۲۴۷۵۵۴ یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حلال اور حرام چوپائے

☆ اور ان کے ☆

طبی فوائد

مؤلف

سلیم احمد

خادم کتب خانہ وقف دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ راہِ اسلام حمید منزل سفید مسجد دیوبند یوپی

فون: ۲۲۴۷۵۵۴

تعارف کتاب

☆ نام کتاب : حلال وحرام چوپائے

☆ مؤلف : سلیم احمد
خادم کتب خانہ وقف دار العلوم دیو بند

☆ قیمت :۔ : ۴۰/روپے

☆ تعداد : ۱۱۰۰

☆ رجسٹریشن نمبر : EDP. NoD-41

ناشر
مکتبہ راہِ اسلام حمید منزل سفید مسجد دیوبند یوپی

فہرست مضامین

۱۔ اونٹ	۶
۲۔ اودبلاؤ	۹
۳۔ بارہ سنگھا	۱۱
۴۔ بھینس	۱۴
۵۔ بن مانس	۱۵
۶۔ بھیڑیا	۱۷
۷۔ بھیڑ	۱۹
۸۔ بندر	۲۱
۹۔ بلی	۲۳
۱۰۔ خرگوش	۲۵
۱۱۔ خچر	۲۷
۱۲۔ خنزیر	۲۹
۱۳۔ چیتا	۳۱
۱۴۔ چوہا	۳۳
۱۵۔ دیمک	۳۵
۱۶۔ ریچھ	۳۶
۱۷۔ سانپ	۳۹
۱۸۔ شہد کی مکھی	۴۲
۱۹۔ شیر	۴۵
۲۰۔ کیکڑا	۴۸
۲۱۔ کچھوا	۵۰
۲۲۔ کتا	۵۱
۲۳۔ گلہری	۵۵
۲۴۔ گھوڑا	۵۶
۲۵۔ گرگٹ	۵۹
۲۶۔ گدھا	۶۱
۲۷۔ گائے	۶۲
۲۸۔ گود	۶۵
۲۹۔ گینڈا	۶۷
۳۰۔ مگرمچھ	۶۹
۳۱۔ جو	۷۰
۳۲۔ نیل گائے	۷۲
۳۳۔ مچھلی	۷۴
۳۴۔ مچھر	۷۸
۳۵۔ مینڈک	۸۰
۳۶۔ مکڑی	۸۲
۳۷۔ نیولا	۸۴
۳۸۔ ہرن	۸۵
۳۹۔ ہاتھی	۸۷
۴۰۔ زراف	۹۰
۴۱۔ نوسڑی	۹۱
۴۲۔ کیچنوا	۹۵

سخنِ اوّل

حضرت مولانا نسیم اختر شاہ قیصر مدظلہ

استاد دارالعلوم (وقف) دیوبند

اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی مخلوقات پیدا فرمائی ہیں ان تمام مخلوقات کا علم تو انسان کو نہیں ہے مگر ہر دور میں صاحب علم اور صاحب تحقیق افراد نے تلاش اور جستجو کا کام جاری رکھا ہے موجودہ وقت میں یہ ایک علم اور ایک فن کی مکمل صورت اختیار کر گیا ہے کروڑوں روپیہ بحری، بری اور ہوائی پرندوں، جانوروں، کیڑوں مکوڑوں اور درندوں کی دریافت میں صرف کیا جارہا ہے اور بے شمار ادارے اس سمت میں کام کررہے ہیں اور نئی نئی تحقیقات سامنے آرہی ہیں اور انکشافات ہورہے ہیں۔

اسلام نے ہر گوشۂ زندگی میں رہنمائی کی ہے اور فطری وجبلی تقاضوں کی تکمیل کا فرض احسن طریقہ پر انجام دیا ہے اور کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جسے تشنہ اور ادھورا چھوڑ دیا گیا ہو قرآن کریم اور احادیث نبی کریم ﷺ میں کافی جانوروں چوپایوں کا ذکر آیا ہے اور ان کی حلت وحرمت پر گفتگو کی گئی ہے علمائے کرام نے اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں اور اس میدان میں داد تحقیق دی ہے رات دن کی محنت وکاوش کے بعد انہوں نے جو کچھ لکھا اس کی اہمیت اور افادیت سے انکار ممکن نہیں۔

زمانہ اور وقت کے ساتھ ساتھ انسان نے جس طرح دوسرے میدانوں میں ترقی کی ہے اسی طرح جانوروں کی ہزارہا اقسام ایسی سامنے آئی ہیں جو زمانہ قدیم میں نہیں تھیں مگر آج وہ موجود ہیں یا ماضی میں تھیں مگر آج ان کا وجود تقریباً ختم ہے ایسے ہی چوپایوں کے سلسلے میں تحقیق کی راہیں ہموار کی گئیں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کے حلال وحرام ہونے پر کلام

کیا گیا ہے زیر مطالعہ کتاب ''حلال وحرام چوپائے اوران کے طبی فوائد'' میں عزیزی سلیم احمد نے ان چوپایوں کو شامل کیا ہے جن کا کھانا یا کسی بھی نوعیت سے استعمال کرنا جائز یا ناجائز ہے یہ بڑا محنت طلب کام تھا اوراس کے لئے کسی ایسے شخص کی ضرورت تھی جو محنت کا عادی، بے انتہا مستعد، چلنے پھرنے اور مطالعہ کرنے میں سنجیدہ اور متین ہو کھوج اور ٹوہ اس کی فطرت کا حصہ ہو اور کام کو سلیقے کے ساتھ انجام دینا جس کا مزاج ہو اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ عزیزم سلیم احمد نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور محنت شاقہ کے بعد ایک ایسی کتاب ترتیب دینے میں کامیاب رہے جو اس موضوع کا کما حقہ احاطہ کرتی ہے اپنی لائبریری کی زینت بنانے اوراپنے ذخیرۂ کتب میں قیمتی اضافہ کرنے کیساتھ ساتھ کتاب لائق مطالعہ ہے اور معلومات کا ایک گرانقدر ذخیرہ اس کتاب کو قرار دیا جا سکتا ہے۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ اسلام نے ہر نہج سے انسان کو زندگی کے تمام اصولوں، ضابطوں اور آداب سے واقف کرایا ہے اوراس دنیا میں وہ ہر موقع پر رہنمائی کے لئے موجود ہے اور ہمارے ساتھ ساتھ چل رہا ہے اس نظام حیات سے پوری دنیا کو فائدہ اٹھانا چاہئیے خاص طور پر اہل اسلام کو اس کی بھرپور طریقہ پر پابندی کرنی چاہئے اسی طرح صورت میں اسلام کے ماننے والوں کو فلاح اور کامیابی نصیب ہو سکتی ہے۔

زیر مطالعہ کتاب کو اسی نظر سے پڑھئے اوراسی خیال سے اس کو اپنے سامنے رکھئے کہ یہ ہمارے لئے بے حد مفید اور کارآمد ہے میں عزیزم سلیم احمد کو دلی مبارکباد دیتا ہوں اور بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہوں کہ ربّ العلمین ان کی اس محنت کو قبول فرما کر عوام و خواص میں مقبولیت عطاء فرمائے (آمین)

نسیم اختر شاہ قیصر

۲۸/۵/۱۴۲۲ھ / ۱۹/۸/۲۰۰۱ء

اونٹ (الابل)

اونٹ مشہور لمبی گردن کا حلال جانور ہے پہاڑ، ریگستان اور خشک سفر کے لئے اچھی سواری ہے۔ اونٹ کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ارجیہ، عبدیہ، مجدیہ، مہویہ، باذل، بعیر وغیرہ، بعض خصوصیات اور بعض مقامات کی طرف منسوب ہو جانے کی وجہ سے اونٹوں کی بہت سی قسمیں مشہور ہو گئیں۔

اونٹ کی خصوصیات اور شرعی حکم

قرآن پاک میں ارشاد ہے: اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ، الآیۃ. قیامت کے احوال اور اس میں مومن و کافر کی جزاء و سزا کا بیان فرمانے کے بعد ان جاہل معاندین کی ہدایت کی طرف توجہ فرمائی جو اپنی بے وقوفی سے قیامت کا انکار اس بناء پر کرتے ہیں کہ انہیں مرنے اور مٹی ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا بہت بعید بلکہ محال نظر آتا ہے ان کی ہدایت کے لئے حق جل شانہٗ نے اپنی قدرت کی چند نشانیوں میں غور

کرنے کا ان آیتوں میں ارشاد فرمایا ہے اور اللہ کی قدرت کی نشانیاں تو آسمان وزمین میں بے شمار ہیں، یہاں ان میں سے ایسی چار چیزوں کا ذکر فرمایا جو عرب کے بادیہ نشین لوگوں کے مناسب حال ہیں کہ وہ اونٹوں پر سوار ہو کر بڑے بڑے سفر طے کرتے ہیں اس وقت ان کے سب سے زیادہ قریب اونٹ ہوتا ہے اوپر آسمان اور نیچے زمین اور دائیں بائیں اور آگے پیچھے پہاڑوں کا سلسلہ ہوتا ہے انہیں چاروں چیزوں میں ان کو غور کرنے کا حکم دیا گیا کہ وہ دوسری آیات قدرت کو بھی چھوڑو انہیں چار چیزوں میں غور کرو تو حق تعالیٰ کی ہر چیز پر قدرتِ کاملہ کا مشاہدہ ہو جائے گا۔

اور جانوروں میں اونٹ کی کچھ ایسی خصوصیات بھی ہیں جو خاص طور سے غور کرنے والے کے لئے حق تعالیٰ کی حکمت وقدرت کا آئینہ بن سکتی ہیں۔ اول تو عرب میں سب سے زیادہ بڑا جانور اپنے ڈیل ڈول کے اعتبار سے اونٹ ہی ہے، ہاتھی وہاں ہوتا نہیں دوسرے حق تعالیٰ نے اس عظیم الجثہ جانور کو ایسا بنا دیا ہے کہ عرب کے بدو اور غریب مفلس آدمی بھی اتنے بڑے جانور کے پالنے رکھنے میں کوئی مشکل محسوس نہ کریں کیونکہ اس کو چھوڑ دیجئے تو یہ اپنا پیٹ خود بھر لے گا اونچے درختوں کے پتے توڑنے کی زحمت بھی آپ کو نہیں کرنا پڑتی یہ خود درختوں کی شاخیں کھا کر گذارا کر لیتا ہے، ہاتھی اور دوسرے جانوروں کی سی اس کی خوراک نہیں جو بڑی گراں پڑتی ہے۔ عرب کے جنگلوں میں پانی ایک بہت ہی کمیاب چیز ہے، ہر جگہ ہر وقت نہیں ملتا۔ قدرت نے اس کے پیٹ میں ایک ریزرو ٹنکی ایسی لگا دی ہے کہ سات آٹھ روز کا پانی پی کر یہ اس ٹنکی میں محفوظ کر لیتا ہے، اور تدریجی رفتار سے وہ اس کی پانی کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے۔ اتنے اونچے جانور پر سوار ہونے کے لئے سیڑھی لگانا پڑتی مگر قدرت نے اس کے پاؤں کو تین تہ میں تقسیم کر دیا یعنی

ہر پاؤں میں دو گھٹنے بنادیئے کہ وہ طے کر کے بیٹھ جاتا ہے تو اس پر چڑھنا اور اترنا آسان ہوجاتا ہے۔ محنت کش اتنا ہے کہ سب جانوروں سے زیادہ بوجھ اٹھالیتا ہے۔ عرب کے میدانوں میں دن کا سفر دھوپ کی وجہ سے سخت مشکل ہے قدرت نے اس جانور کو رات بھر چلنے کا عادی بنادیا ہے۔ مسکین طبع ایسا ہے کہ ایک لڑکی بچی اس کی مہار پکڑ کر جہاں چاہے لیجائے اس کے علاوہ اور بہت سی خصوصیات ہیں جو انسان کو حق تعالیٰ کی قدرت وحکمت بالغہ کا سبق دیتی ہیں۔ آخر سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے فرمایا کہ آپ کو ہم نے اس پر مسلط نہیں کیا کہ سب کو مؤمن ہی بنادیں لست علیھم بمصیطر بلکہ آپ کا کام تبلیغ کرنے اور نصیحت کرنے کا ہے وہ کر کے آپ بے فکر ہوجائیں، ان کا حساب کتاب اور جزا وسزا سب ہمارا کام ہے۔

(تفسیر معارف القرآن، ج ۲، ص ۳۲۷)

اونٹ کے طبی فوائد

اونٹ کا گوشت سوزش پیشاب میں آرام دہ ہوتا ہے، قوتِ باہ میں اضافہ کرتا ہے نیز جماع کے بعد کی سستی کو دور کر کے چستی، نشاط اور تازگی پیدا کرتا ہے، ورمِ جگر میں بھی اس کا گوشت مفید ہوتا ہے، اونٹ کے گوشت کا طلاء داد کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے، اس کے پھیپھڑے کا طلاء چہرہ کی جھائیوں کے لئے مجرب ہے اور اس کی چربی کا طلاء بواسیر کے لئے نافع ہوتا ہے۔ اونٹ کے بال اگر کسی سلسل البول کے مریض کی ران پر باندھ دیئے جائیں تو اس کے مرض میں تخفیف ہوجاتی ہے، اگر اونٹ کے پسینہ میں گیہوں بھگو کر چڑیوں کو کھلائیں تو وہ بے ہوش ہوجاتی ہیں۔

گوشت اس کا ثقیل اور سوداوی خون پیدا کرتا ہے قوی۔ اعضا اور باہ کو تقویت دیتا ہے سیاہ یرقان سوزش بول عرق النسا کو مفید ہے اس کی چربی کی لو سے سانپ بھاگتا ہے اسکا پنیر مایہ مقوی باہ اور ممسک منی ہے۔ دودھ استسقا کو مفید ہے پنڈلی کا گودا معین حمل ہے۔ اسکے گوبر کا ضماد کنٹھ مالا کو مفید ہے اس کا سوختہ بالوں کی نسوار نکسیر کو بند کرتی ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیادہ	نفع خاص	مقدار استعمال
اونٹ	شتر	جمل		سرخ زردی مائل	قدرے ترش	دراز گردن مشہور چوپایہ ہے	گرم ۲ خشک ۲	روی الکیموس	نمک سویا	گوشت گاؤں	سرخ	مقوی باہ	حسب ذائقہ

اُود بلاؤ

اود بلاؤ ایک مشہور چوپایہ ہے جو بلی کے مشابہ ہوتا ہے ٹانگیں اسکی بالکل خرگوش سے ملتی جلتی ہیں۔ اود بلاؤ زیادہ تر دریا کے کنارے اور سمندر کے کنارے اکثر ملتے ہیں۔ نہایت ہی بے وقوف جانور ہے۔ اود بلاؤ زیادہ تر مچھلی کا استعمال کرتا ہے گوشت اس کا بدبودار ہوتا ہے

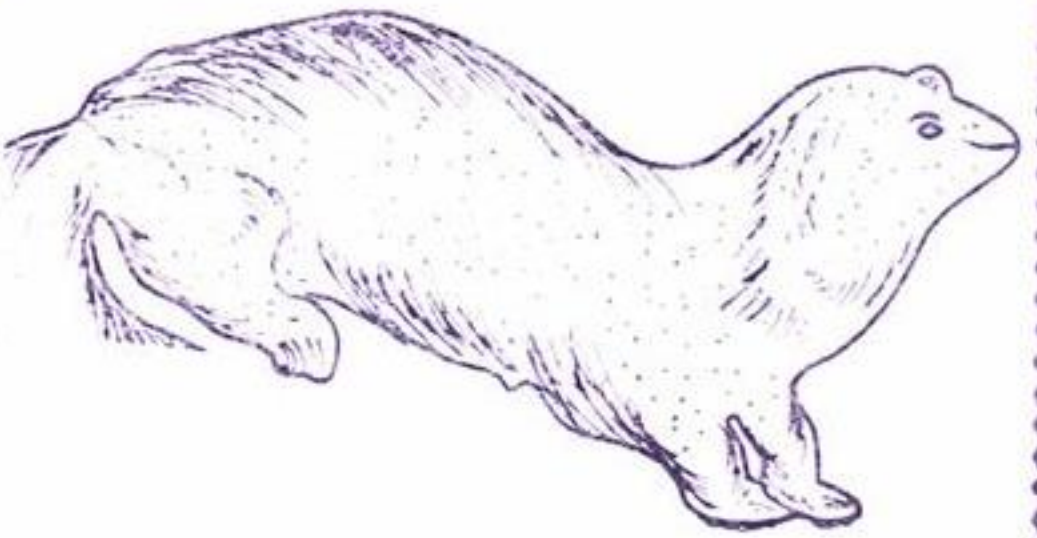

حرام ہے کیونکہ ہمیشہ کو نچلی کے دانتوں سے حملہ کرتا ہے اور اکثر پنجوں میں دبا کر خوراک کھاتا ہے۔

بیوقوفی کی علامت:-اود بلاؤ سارا سارا دن دریا میں غوطہ مار کر مچھلیاں پکڑتا ہے اور دریا کے کنارے سارا دن سوکھی جگہ پر لا کر جمع کرتا ہے جب کافی تعداد میں مچھلیاں جمع ہو جاتی ہیں تو سارے کے سارے اود بلاؤ جو سب ایک ساتھ مچھلیاں پکڑتے ہیں شام کے وقت سب کھانے کے ارادے سے جب دریا سے باہر آتے ہیں تب آپس میں خوب لڑتے ہیں کہ تو نے زیادہ لیا مجھے کم دیا خوب لڑائی کرتے ہیں پھر ڈھیریاں لگاتے ہیں اسی عالم میں کوئی نہ کوئی شکاری یا درندہ ادھر ان کی لڑنے کی آواز سن کر آجاتا ہے اور ان سب کو نکال دیتا ہے (بھگا دیتا ہے) اور ساری مچھلیاں اٹھا لے جاتا ہے۔اور کھا جاتا ہے۔

اود بلاؤ کے طبی فوائد :-اود بلاؤ نہایت ہی بسا ہندا جانور ہے مگر چکنا بہت ہوتا ہے مگر کھاتے نہیں ہڈی اسکی خاکستر کا ضماد ورم کو تیزی سے اتارتی ہے چربی اسکی خارش کی دافع ہے آنکھیں اسکی خشک کر کے بطور سرمہ نگاہ کو بہت تیز کر دیتا ہے گوشت اسکا بیوقوفی لاتا ہے حرام ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
اود بلاؤ			پانی کی بلی	بھورا سیاہ	کھاتے نہیں	مشہور جانور ہے جو دریا کے کنارے ہوتا ہے	گرم ۱	گرم مزاجوں کو	شہد روغن دری مچھا		زحل	خارش اور آنکھوں کو	خارجاً مستعمل

بارہ سنگھا (الایّل)

بارہ سنگھا جنگلی گائے کے مشابہ ہوتا ہے یہ جانور باحوصلہ ہوتا ہے اگر اسے شکاری کا ڈر ہوتا ہے تو پہاڑ کی چوٹی سے کود جاتا ہے اس کے باوجود چوٹ سے محفوظ رہتا ہے اس کے سینگ میں جتنی گرہیں ہوتی ہیں اتنے سال اس کی عمر ہوتی ہے۔

بارہ سنگھے کی خصوصیات

بارہ سنگھے کو مچھلی سے انس والفت ہے اسی لئے مچھلی کو دیکھنے کے لئے کبھی دریا کے کنارہ چلا جاتا ہے، یہ جانور سانپ کھانے کا عادی ہوتا ہے، جہاں کہیں بھی اسے سانپ نظر آتا ہے فوراً اس کا لقمہ بنالیتا ہے، کبھی سانپ اس کو ڈس لیتا ہے تو بارہ سنگھا سرکان کیڑا کھا کر اس کے زہر سے اپنی حفاظت کرلیتا ہے اس کے خون سے زہر سے بچنے کا تریاق بنایا جاتا ہے اور یہ تریاق حیوانی کہلاتا ہے، بارہ سنگھا جب دو سال کا ہوجاتا ہے تو اس کے

سینگ آنے شروع ہوجاتے ہیں اور تیسرے سال مین سینگوں میں شاخیں بننا شروع ہوجاتی ہیں اسی طرح برابر چھ سال تک شاخ درشاخ نکلتی رہتی ہیں، ان مراحل سے گذرنے کے بعد بارہ سنگھے کی عمر کا ایک نیا دور یہ شروع ہوتا ہے کہ ہر سال اس کے دو سینگ گر جاتے ہیں اور نئے اگ جاتے ہیں، یہ جانور راگ، باجا اور سیٹی سے شکار کیا جاتا ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ جب بارہ سنگھا باجا سنتا ہے تو اسے نیند نہیں آتی، شکاری اسے باجے سے اس قدر مست کر دیتے ہیں کہ اسے ہوش نہیں رہتا، ایسی حالت میں پیچھے کی جانب سے اس کا شکار کر لیتے ہیں یہ جانور فی نفسہ بزدل ہوتا ہے لیکن دیکھنے سے بارعب معلوم ہوتا ہے۔

بارہ سنگھے کے طبی فوائد

اگر کسی جگہ بارہ سنگھے کے سینگ کی دھونی دی جائے تو تمام کیڑے مکوڑے اور موذی جانور اس جگہ سے بھاگ جاتے ہیں، اگر اس کے سینگ کا کچھ حصہ جلا کر اور شہد میں ملا کر چاٹ لیا جائے تو پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہیں، نیز اس کے سینگوں میں ولادت میں آسانی کی تاثیر بھی رکھی گئی ہے۔ گوشت اس کا بہت گرم خشک ہے جلد ہضم ہوجاتا ہے اور زیادہ مقدار میں پیشاب لاتا ہے سودا کا مولد ہے سرد مزاجونکو مقوی باہ ہے۔ سینگ سوختہ قاطع نزف الدم ونفث الدم ہے سیلان الرحم زخم امعار قولنج ورم طحال اسہال یرقان اور درد مثانہ کو مفید ہے فلفل سیاہ کے ہمراہ گھس کر لگانا ذات الجنب کو مفید ہے اور اگر مریض کو کھلا بھی دیا جائے تو اور بھی زیادہ مفید ہے چربی سے مالش کرنا محلل ریاح ہے اس کی آنکھ کا میل بقدر ایک رتی ولادت کے بعد اگر بچے کو گھول کر پلا دیا جائے تو اس

بچے کو دیکھ کر سانپ بجس اور ست ہو جاتا ہے اور وہ بچہ تا زندگی زہریلی جانوروں سے محفوظ رہتا ہے اسکا سینگ سوختہ دافع سرفہ بلغمی ضیق النفس، مجمی دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔

بارہ سنگھے کا شرعی حکم

پہاڑی بکری کی طرح بارہ سنگھا حلال ہے اور اس کا شمار پاکیزہ جانوروں میں ہوتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	معلم	بدل	نسبت سیادہ	نفع خاص	مقدار استعمال
بارہ سنگھا	گوزن	ایل		مثل دیگر گوشتوں کے	جنگلی اور پہاڑی ایک چوپایہ ہے تین قسم کا ہوتا ہرن سے قدرے بڑے کا نام وعل نیمو راور تیسرا جنگلی گائے ہے جو سب سے بڑا اور قد آور ہوتا ہے	گرم خشک ۳	گرم مزاجوں کو	تخم شہوت	گاؤ صحرائی	خمس	اسہال کبد بلغمی کھانسی اور دمہ کو	ایک سے دو رتی تک ہمراہ جدرقہ مناسب	حسب ذائقہ

بھینس (الجاموس)

بھینس انتہائی طاقت ور قوی الجثہ حلال جانور ہے جو کثرت لبن کے سبب عام طور سے گھروں میں پالا جاتا ہے، اس کا دودھ شیریں خوش ذائقہ اور طاقتور ہوتا ہے۔ بھینس اپنے مالک کے اشارہ کو خوب اچھی طرح سمجھتی ہے اگر وہ بلائے یا اشارہ کرے تو فوراً اس کے پاس چلی جاتی ہے اپنی جگہ سے بہت مانوس ہوتی ہے اپنی اور اپنے بچوں کی خاطر پوری پوری رات نہیں سوتی، بھینس بزدل اور ڈرپوک ہوتی ہے اگر مچھر بھی کاٹ لے تو وہاں سے بھاگ کر پانی میں گھسنے کی کوشش کرتی ہے۔

بھینس کے طبی فوائد

دودھ نہایت مقوی اور مسمن بدن ہے گوشت دیر ہضم نفاخ اور غلیظ ہے شیر خوار بچہ کا گوشت زیادہ لذت اور کم مضر ہے گردہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور محنتی لوگوں کے موافق

اس کے سینگ یا گردن کا بالوں کے دھویں سے سانپ بھاگ جاتے ہیں۔

بھینس کا شرعی حکم

بھینس کا گوشت اور دودھ مثل گائے کے دودھ اور گوشت کے حلال وطیب ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیادہ	نفع خاص	مقدار استعمال
بھینس	گاؤمیش	جاموش		سیاہ بھورا	گوشت	مشہور مویشی	گرم خشک	معدہ	ادرک	گوشت گاؤ	زحل	کمزوری گردہ کو	حسب حاجت

بن مانس یا جل مانس (النسناس)

یہ انسانی شکل کی ایک مخلوق ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ ''بنوں'' میں رہتا ہے اس لئے اس کا نام بن مانس ہے بعض اس طرف گئے کہ یہ پانی میں رہتا ہے اس لئے جل مانس سے مشہور ہے، امام قزوینی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ مستقل ایک قوم ہے جن میں ہر ایک کو انسان کا آدھا جسم ملا ہے، آدھا سر

ایک آنکھ، ایک کان، ایک ہاتھ، ایک پیر جیسے کسی انسان کو چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا ہو ایک پیر پر بہت تیز پھدکتا ہے اور بہت تیز دوڑتا ہے، دریائے چین کے جزیروں پر پایا جاتا ہے، بعض اس طرف گئے کہ یہ ایک مخلوق ہے مگر انسان نہیں، ایک قول یہ بھی ہیکہ یہ یاجوج ماجوج کی قوم میں سے ہے اس کے علاوہ اور بھی مختلف اقوال ہیں۔

بن مانس کا شرعی حکم

اس کے بارے میں دو قول ہیں ایک حلال ہونے کا اور دوسرا حرام ہونے کا مگر ترجیح حرمت والے قول کو دی گئی ہے۔

بھیڑیا (الذئبُ)

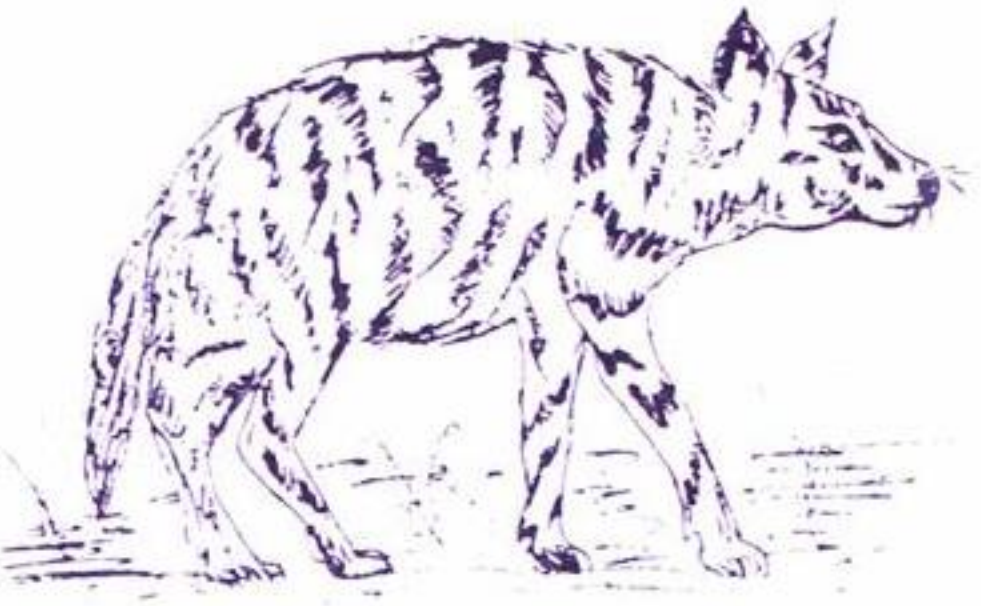

بھیڑیا ایک مشہور لاموذی درندہ جانور ہے جو کتے سے بڑا ہوتا ہے، انسان اور بکری کا خاص طور پر دشمن ہوتا ہے، ابوجعدہ بھیڑیئے کی مشہور کنیت ہے۔ بھیڑیئے اور شیر کے اندر بھوک پر صبر کرنے کا جو ملکہ ہے وہ دیگر جانوروں میں نہیں پایا جاتا، بھیڑیا اپنی غذا کی تلاش میں بہت دوڑ دھوپ کرتا ہے اگر پھر بھی کچھ کھانے کو نہ ملے تو صرف بادِ نسیم پر ہی گذر کرتا رہتا ہے، بھیڑیئے کا معدہ مضبوط سے مضبوط تر ہڈی کو ہضم اور تحلیل کر لیتا ہے مگر کھجور کی گٹھلی کو ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، وظیفۂ زوجیت بھیڑیا تنہائی میں مثل کتے ادا کرتا ہے، ایسی حالت میں اس کو ہلاک کیا جا سکتا ہے، انوکھی بات بھیڑیئے میں یہ ہے کہ وہ ایک پوری کر لیتا ہے تو دوسری کو بند کر لیتا ہے اور پہلی کو کھول دیتا ہے، ایسا اس لئے کرتا ہے تا کہ بند آنکھ سے راحت حاصل کر سکے اور کھلی ہوئی آنکھ سے حفاظت کا کام لے سکے، بھیڑیا تمام جانوروں میں زیادہ بولنے اور بھونکنے والا ہے لیکن جب پکڑ لیا جاتا ہے تو خواہ اس کو کتنا ہی مارا جائے یا

تلوار سے ٹکڑے بھی کر دئے جائیں ہرگز نہیں بولتا، قوۃ شامہ بھی اس کی زبردست ہے، میلوں تک کی بو کو سونگھ لیتا ہے، بکریوں کے شکار کے لئے عام طور سے بھیڑیا صبح کے وقت نکلتا ہے، کیونکہ اس وقت اس کا یہ گمان ہوتا ہے کہ کتے رات بھر پہرہ دے کر اس وقت سو گئے ہوں گے، بھیڑیا جب بھوک سے لاچار ہو جاتا ہے تو چلا اٹھتا ہے، اس کی آواز سن کر جنگل کے بھیڑیئے اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں، ایسے ہی اگر بھیڑیا کسی کے مقابلہ سے عاجز ہو جاتا ہے تو اس وقت بھی چلاتا ہے اور دوسرے بھیڑیئے انسان پر حاوی ہو جاتے ہیں اور اگر انسان اس کے مقابلہ میں جرأت کا مظاہرہ کرتا ہے تو وہ گھبرا جاتا ہے، بھیڑیا کتے کی طرح بھونکتا ہے اور اپنی زبان سے ہی ہڈی کو توڑ ڈالتا ہے، قرآن کریم اور احادیث ﷺ میں بھیڑیئے کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کی کہاوتیں اور واقعات بھی مشہور ہیں۔

بھیڑیئے کا شرعی حکم

بھیڑیئے کا گوشت کھانا حرام ہے کیونکہ اس کا شمار ذی ناب درندوں میں ہوتا ہے۔

بھیڑیئے کے طبّی فوائد

اگر بھیڑیئے کی دم کی دھونی کسی جگہ پر دی جائے تو وہاں چوہے نہیں آئیں گے، اگر کوئی شخص لگاتار بھیڑیئے کی کھال پر بیٹھے گا تو وہ قولنج کی بیماری سے محفوظ رہے گا، اگر بھیڑیئے کا سر ایسی رکھا جائے جہاں کبوتر رہتے ہیں تو اس جگہ بلی یا دیگر کوئی موذی جانور نہیں آئے گا۔

جگراس کا امراض جگر بارو پتوب اور استسقا تپ کومفید ہے اس کا ایک دانگ پتہ شہد کے ہمراہ استسقا تپ ربع اور قولنج کو نافع ہے۔اور ہمراہ جوشاندہ نخود اعلیٰ ترین مقوی باہ ہے طلا اس کا ملذ ذحمول مانع حمل چربی محلل اورام ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیادہ	نفع خاص	مقدار استعمال
بھیڑیا	گرگ	ذئب	بھیڑیا	سفید بھورا	نہیں کھاتے	مشہور درندہ ہے مشابہ کتے کے	۳ گرم خشک	گرم تر اشیاء	گوشت تیندوا	گوشت گاؤں	مشتری	مقوی جگر باہ	حرام ہے

بھڑ (تتیہ) (الزنبور)

بھڑ کی دو قسمیں ہیں (۱) جبلی (۲) سہلی، جبلی وہ جو پہاڑوں میں رہتی ہے اور سہلی جو پشتِ زمین میں رہتی ہے، بھڑ بھی شہد کی مکھی کی طرح اپنا چھتہ بناتی ہے، بھڑ کی پشت میں ایک ڈنک ہوتا ہے جس سے وہ کاٹ لیتی ہے، سردیوں میں یہ ہلاک ہوجاتی ہیں یا غائب رہتی ہیں البتہ فصلِ ربیع میں ان کا

زور ہوتا ہے، بھڑ رنگ و جثہ اور شکل وصورت میں مختلف ہوتی ہیں، بعض کا جسم لمبا اور بعض کا چھوٹا ہوتا ہے، بھڑ کی طبیعت میں حرص اور شَر غالب ہوتا ہے۔

بھڑ کا شرعی حکم

اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا مارنا مستحب ہے، حدیث شریف میں اس کا ذکر آیا ہے اور اس کے مارنے کی ترغیب دی ہے۔

بھڑ کے طبی فوائد

شہد اور نمک کے ہمراہ اس کا طلا اور دم باردہ برص کے لیے مفید ہے اس کے کاٹنے پر تمبا کو ملنا یا اروی کے پتوں کا لیپ یا برف باندھنا سودمند ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
بھڑ	زنبور			زرد سرخ	مشہور زہریلی مگس	بیحد گرم خشک			سارنگ مکھی		زحل	دافع برص	کھاتے نہیں

بندر (القردۃُ)

بندر ایک مشہور و معروف عجیب خلقت کا سمجھ دار جانور ہے، اس کی کنیت ابوخالد، ابوحبیب وغیرہ عرب میں مشہور ہیں۔ بندر بہ نسبت دیگر جانوروں کے انسان سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے چنانچہ یہ انسانوں کی طرح ہنستا ہے، خوش ہوتا ہے، بیٹھنا باتیں کرنا، ہاتھوں سے چیزیں لینا دینا، ہاتھوں پیروں کی انگلیوں کا جدا جدا ہونا، بوقت ضرورت پچھلے پاؤں پر کھڑے ہونا، آنکھوں میں اوپر اور نیچے پلکوں کا ہونا، پانی میں گر کر ڈوب جانا، مادہ پر غیرت آنا اور عورتوں کی طرح اپنے بچوں کو گود میں لئے پھرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب چیزیں انسانوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔ بندر ہوشیار، چالباز اور نقل اتارنے میں منفرد جانور ہے، نیز انسانوں کی طرح بہت جلد تعلیم قبول کرتا ہے اور جو چیز اس کو سکھائی جائے اس کو آسانی سے سیکھ لیتا ہے، ہر ملک والے بندر سے مختلف کام لیتے ہیں مگر ملکِ یمن کے لوگوں نے بندروں کو اپنے کام کاج کے لئے سدھالیا، اور وہ ان کو مختلف قسم کے کام سکھا کر باقاعدہ وہ کام ان سے کراتے

ہیں۔ چنانچہ بہت سے قصاب اور بقال جب کسی ضرورت سے اپنی دوکان چھوڑ کر جاتے ہیں تو بندر کو پاسبانی کے لئے بٹھاتے ہیں اور بعضے لوگ بندروں کو چوری کرنا سکھاتے ہیں۔ چنانچہ ایسے بندر مستقل چوری کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اور اکثر اِدھر اُدھر سے چیزیں چُرا کر اپنے مالک کے پاس لے جاتے ہیں۔ بعض حضرات بندروں سے درزی، رنگ سازی، تماشہ گیری اور ڈاک وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ بعض بندر مستقل دربانی کا کام کرتے ہیں، بندر متحرک، فعال اور چست جانور ہے اسی لئے صبح کہیں اور شام کہیں، خواہشِ نفسانی بندر کے اندر بعض مرتبہ زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کو پورا کرنے کا فطری طریقہ اس کے پاس نہیں ہوتا تو یہ اپنے ہاتھ سے اس خواہش کو پورا کر لیتا ہے، بندر کئی قسم کے ہوتے ہیں، اور رنگ بھی ان کے مختلف ہوتے ہیں، لنگور نامی بندر بہت طاقتور اور فعال ہوتا ہے جس کی دم لانبی اور منہ سیاہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف میں بہت سی جگہوں پر بندر کا ذکر آیا ہے۔

بندر کا شرعی حکم

بندر کا گوشت حرام ہے، اس لئے کہ یہ درندوں میں سے ہے البتہ اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔

بندر کے طبّی فوائد

بندر کی کھال اگر کسی درخت پر لٹکا دی جائے تو اس کو جاڑے پالے سے کچھ نقصان نہیں ہوگا، نیز بندر کی کھال کی چھلنی بنا کر اس میں غلہ کا بیج چھان لیں اور پھر اس کو بوئیں تو

وہ کھیت ٹڈی دل کی آفت سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی سوتے ہوئے آدمی کے سر کے نیچے بندر کا بال رکھ دیا جائے تو اس کو بہت ہی ڈراؤنے خواب نظر آئیں گے۔

اس کے خون کا طلا بال نہیں اُگنے دیتا گرما گرم خون یا گوشت کھانا فوراً گونگا کر دیتا ہے اس کی تین اقسام ہیں (۱) بندر (۲) لنگور اور (۳) بن مانس اس کے چمڑے کی چھلنی سے چھانا ہوا غلہ سے کاشت کرنا مکڑی کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
بندر	موزنہ	قرد	بندر	مختلف	حرام	مشہور جانور	گرم خشک ۳	گونگا کر دیتا ہے		لنگور	ریخ	خون یا مع تولید موئے	حرام

بلّی (السنور)

بلّی سے ہر ایک آدمی واقف ہے یہ گھروں میں رہنے والا مشہور جانور ہے بلی کے عرب میں بہت سے نام مشہور ہیں۔ بلی ایک متواضع جانور ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو چوہوں

کے دفع کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، بلی انسان اوران کے گھروں سے مانوس ہوتی ہے جب بلی کسی گھر سے اپنا تعلق کر لیتی ہے اور وہاں سے مانوس ہو جاتی ہے تو یہ بلی کسی دوسری بلی کو وہاں نہیں آنے دیتی، اگر کوئی آ جاتی ہے تو آپس میں سخت لڑائی ہوتی ہے، بلی جب پیشاب کرتی ہے تو اس کو مٹی وغیرہ سے چھپا دیتی ہے، تا کہ چوہا اس کو سونگھنے نہ پائے اور سونگھ کر بھاگ نہ جائے، جب بلی کا مالک ناراض ہو جاتا ہے تو وہ خوشامد کرنے لگتی ہے اور اپنا بدن اس کے پیروں میں مس کرنے لگتی ہے تا کہ ایسا کرنے سے مالک اس کو معاف کر دے۔ بعض بلی شدت بھوک میں اپنے بچوں کو کھا لیتی ہے جب کہ بعض شدتِ محبت میں ایسا کرتی ہیں، ماہرین نے بلی کی تین قسمیں بتلائی ہیں۔ بلی کے مزاج میں غصہ ہوتا ہے زندہ جان کو پھاڑ کھا جاتی ہے، کئی باتوں میں بلی انسان کے مشابہ ہے، مثلاً انسان کی طرح وہ چھینکتی ہے انگڑائی لیتی ہے اور اپنا ہاتھ بڑھا کر چیز لیتی ہے، بلی ایک سال میں دو مرتبہ بچے دیتی ہے اور اس کی مدتِ حمل پچاس دن ہے۔

بلّی کا شرعی حکم

جنگلی، گھریلو، ہر طرح کی بلی کا گوشت مثل درندوں کے حرام ہے۔

بلّی کے طبّی فوائد

بلی کی تلی اگر کسی مستحاضہ عورت کی کمر پر باندھی جائے تو اس کا استحاضہ کا خون بند ہو جائے گا۔ بلی کے گردے کی کسی حاملہ کو دھونی دی جائے تو اس کا حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ اس کے جلے ہوئے گوشت کا طلا ہاتھ پاؤں کے انشقاق کو مفید ہے روغنِ زیتون

کے ہمراہ اس کے پتے کا سعوط بالوں کی سیاہی اورلقوہ کو مفید ہے سرگین کا حمول گرادیتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نوع خاص	مقدار استعمال
بلی	گربہ	سنور	بلائی	مختلف		مشہور ہے	گرم ۲	مولد	گھی	خانگی بلی	عطارد	مسقط حمل	حرام

خرگوش (اَرنَب)

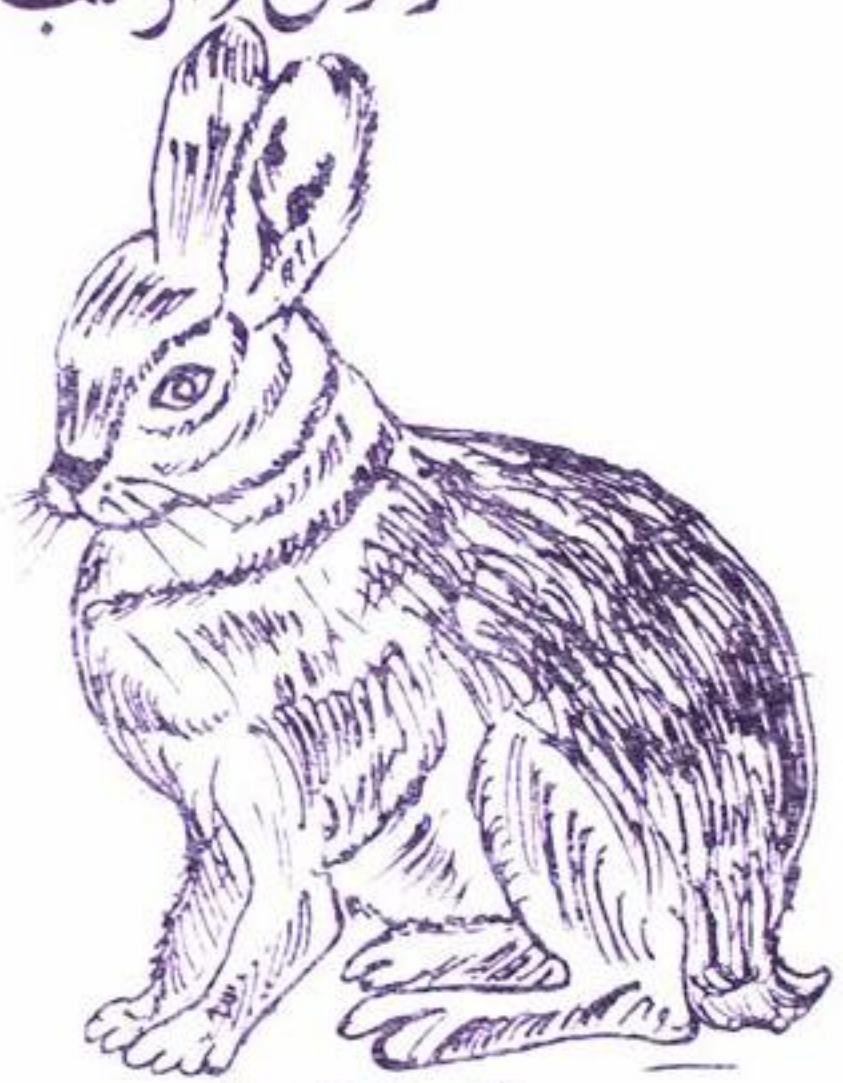

خرگوش ایک حلال جانور ہے جو بکری کے چھوٹے بچے کے مشابہ ہوتا ہے جس کے دونوں ہاتھ چھوٹے اور پیر لمبے ہوتے ہیں۔

خرگوش کی خصوصیات

خرگوش کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ آنکھیں کھول کر سوتا ہے، مینگنی کرتا ہے جگالی چھوڑتا ہے اس کے دونوں پیروں کے نیچے اور جبڑوں کے اندرونی حصے میں بال بھی ہوتے ہیں، اس جانور میں عجیب بات یہ ہے کہ ایک سال نر رہتا ہے اور دوسرے سال مادہ بن جاتا ہے اور عورت کی طرح اس کو حیض بھی آتا ہے۔

خرگوش کا شرعی حکم

حکیم بقراط نے لکھا ہے کہ خرگوش کا گوشت گرم ہوتا ہے، پیٹ کو صاف کرتا ہے اور پیشاب اچھی طرح کھل کر لاتا ہے وہ خرگوش اچھا سمجھا جاتا ہے جسے کتے نے شکار کیا ہو۔

خرگوش کے طبّی فوائد

گائے کے گوشت سے غلیظ تر ہے اور غلیظ خون پیدا کرتا ہے اعصاب کے سرد امراض درد مفاصل استرخا فالج اور لقوہ وغیرہ کو ہمراہ گرم مصالحہ کے مفید ہے بعد ظہر کے تین دن اسکا حمول مانع حمل ہے اور ہمراہ سداب کے چھوتیا بخار کو مفید ہے زہر مار دواؤں اور سانپ کے زہر کا دافع ہے مشانہ کے جمے ہوئے خون کو تحلیل کرتا ہے پتہ اسکا گہری نیند لاتا ہے اور جب تک سرکہ نہ پلایا جائے ہوش نہیں آتا شراب کے ہمراہ مخرج مشمد ہے بھیجا اسکا رعشہ کو مفید ہے اور بال سفید ہونے سے روکتا ہے سرگین حابس بول سلسل بول دافع بحق اور مجلی بصر ہے سوختہ ہڈی کا ضماد کنٹھ مالا دافع ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
خرگوش	خرگوش	ارنب	کھرگوش	مختلف رنگ گوشت گلابی	خوش مزہ	مشہور چوپایہ جانور ہے کان مشابہ گدھی کے اور منہ مشابہ چوہے کے مادہ کو حیض آتا ہے	گرم ۳ تر ۲	گرم مزاجوں کو ثقیل و دیر ہضم	کاسنی سرکہ دہی روغن انار وغیرہ	لومڑی و چکوا	مشتری	نافع تپ ربعہ فالج رعشہ اور صرع دافع زہر	بقدرے خواہش پنیر مایہ نوماشے مغز و پتہ تین رتی

خچّر (بغل)

خچر باربرداری کا
مشہور جانور ہے جو
گھوڑے اور گدھی سے مل
کر پیدا ہوتا ہے اسی لئے
خچر کے جسم میں گدھے
جیسی سختی اور گھوڑے جیسی
ہڈیاں ہوتی ہیں آواز بھی
اس کی گھوڑے اور گدھے
کے درمیان ہوتی ہے اگر

خچر کا باپ گدھا ہوتا ہے تو یہ گھوڑے سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر باپ گھوڑا ہوتا ہے تو گدھے سے مشابہت رکھتا ہے عجیب بات یہ ہے کہ خچر گھوڑے دونوں کے مشترک اوصاف کا جامع ہے۔ چنانچہ اس کا اثر خچر کی عادات واخلاق پر نمایاں ہے اسی سے خچر کے اندر گھوڑے جیسی ذہانت اور سمجھ داری نہیں ہوتی نیز گدھے جیسا صبر اور گھوڑے جیسی قوت ہوتی ہے۔

خچّر کی سواری

سرکار دو عالم ﷺ نے خچر کی سواری فرمائی ہے اور آپ کے خچر کا نام دلدل تھا اور یہ مادہ تھی جس کا رنگ سیاہ تھا۔

خچرؔ کا شرعی حکم

خچر کا گوشت حرام ہے چوں کہ یہ ایک حلال وحرام جانور گھوڑے گدھے سے پیدا ہوتا ہے اس لئے حرمت کے پہلو کو ترجیح ہوگی۔

خچر کے طبی فوائد

گوشت دافع وجع المفاصل چربی دافع عرق النساونقرس دل اسکا روغن زیتون میں بریاں کر کے چار مشقال روزانہ تین دن کھلانا اولاد پیدا کرنے کی قابلیت رکھتا ہے اور مستورات کو تین مشقال روزانہ بعد ظہر کھلانا نافع حمل ہے اور روغن مورد کے ہمراہ گنج اور بال اگاتے ہیں۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
خچر	استر	بغل		گوشت سرخ	بدمزہ نمکین	مشہور چوپایہ ہے	گرم خشک ۳	گرم مزاجوں کو	سرد تر ہ اشیا	تیندو یکی چوبی درد کیلئے	مریخ	مسقط جنین مانع حمل	ماکول نہیں خارجا مستعمل ہے

خنزیر (سور) (الخِنزیرُ البرّیُ)

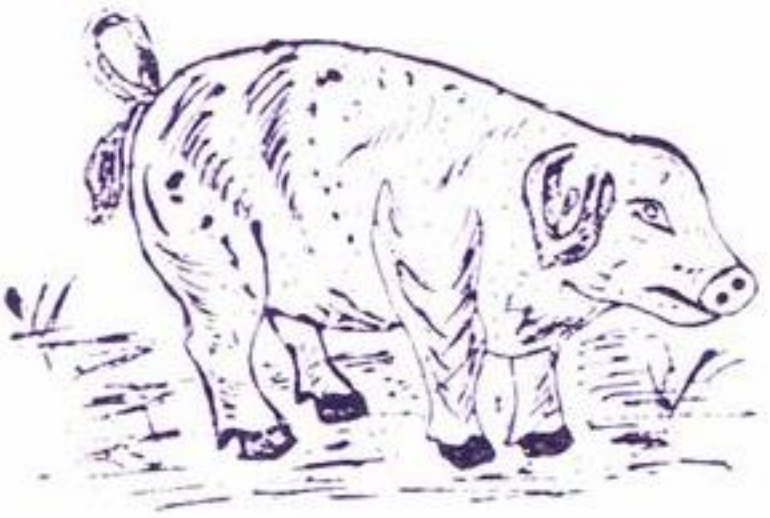

خنزیر ایک مشہور ناپاک چوپایہ مثل درندہ کے ہے، مواشی میں اس کا شمار ہوتا ہے اور درندوں میں بھی درندگی کی اس میں یہ صفت ہے کہ درندوں کی طرح اس کے منھ میں دو دانت ہوتے ہیں جن سے وہ چیرتا پھاڑتا ہے، خشکی کا خنزیر انتہائی شہوت پرست ہوتا ہے جس کے سبب بعض مرتبہ وہ اپنی مادہ پر چرتے چرتے بہت دور تک جفتی کرتا چلا جاتا ہے۔ خنزیر نر اپنی مادہ پر کسی دوسرے نر کو نہیں آنے دیتا۔ بعض مرتبہ ایک نر دوسرے نر کو اسی لئے مارتا ہے کہ اس نے اس کی مادہ پر رغبت کی تھی۔ آٹھ چھ ماہ کی مدت میں نر، مادہ، بچے دینے دلوانے کے قابل ہو جاتے ہیں جب مادہ پندرہ سال کی ہو جاتی ہے تو اس کے بچے پیدا ہونے بند ہو جاتے ہیں، ماہرین حیوانات کا کہنا ہے کہ حیوانوں میں سب سے زیادہ یہ جنس نسل افزا ہوتی ہے اور اس کے نر میں زبردست قوۃ جفتی اور قوۃ امساک ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دانت اور دم والے جانوروں میں کوئی جانور ایسا نہیں جس کے دانتوں میں اس قدر قوت ہوتی ہو جتنی

خنزیر کے دانتوں میں ہوتی ہے۔ یہ اپنے دانتوں سے شمشیر اور نیزہ باز کو بھی مار گراتا ہے، اس کے دانت بدن کے جس حصہ میں پڑ جاتے ہیں وہاں کی ہڈیاں رگ اور پٹھے سب کاٹ دیتے ہیں، نیز یہ سانپ کو دیکھتے ہی کھالیتا ہے اور اس کا زہر اس کو کچھ نقصان نہیں پہونچاتا۔ جب خنزیر بیمار ہو جاتا ہے تو سرطان کیڑا پکڑ کر کھالیتا ہے جس سے اس کا مرض دور ہو جاتا ہے، خنزیر میں عجیب بات یہ ہے کہ اگر اس کو گدھے کے ساتھ باندھ دیا جائے اور گدھا پیشاب کر دے تو یہ اسی وقت مر جاتا ہے نیز انسان کی کھال کی طرح خنزیر کی کھال بھی گوشت سے علیحدہ نہیں ہوتی۔

خنزیر کا شرعی حکم

خنزیر نص قطعی سے باتفاق ائمۂ اربعہ اور دیگر علماء کے نجس العین ہے اس کا کھانا ہر طرح حرام ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی بالکل ناجائز ہے۔

خنزیر کے طبّی فوائد

اہل اسلام کے نزدیک حرام ہے اور نصاریٰ کے یہاں حلال ہے۔ گوشت اسکا مفتح سدد ممن بدن بعد ہضم تمامتر جزو بدن ہوتا ہے غلط غلیظ کا مولد فیلیا دردسر و جمع المقاصل اور فتور عقل کا مورث ہے پتہ اسکا درد گوش اور بواسیر کو نافع ضماد درد رحم کا دافع ہے چربی ملیق مسخن اور مقوی باہ ہے نمک کے بغیر مومیائی کے ہمراہ پیدائشی بہرے پن کی دافع ہے گھٹنے کی ہڈی سوختہ دافع نفع دمردد ہے خون اسکا محلل اورام ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
سور	خوک	خنزیر	ہراو	سیاہ سفید		نہایت ہی بدشکل جانور گندہ ہے نجاست کھاتا ہے	گرم ۱ تر ۳	مورث فساد عقل	قنفل شراب شہد	مسطور نہیں	مشتری	ممسن بدن مفتح سدد	حرام ہے

چیتا (اَلنَّمِر)

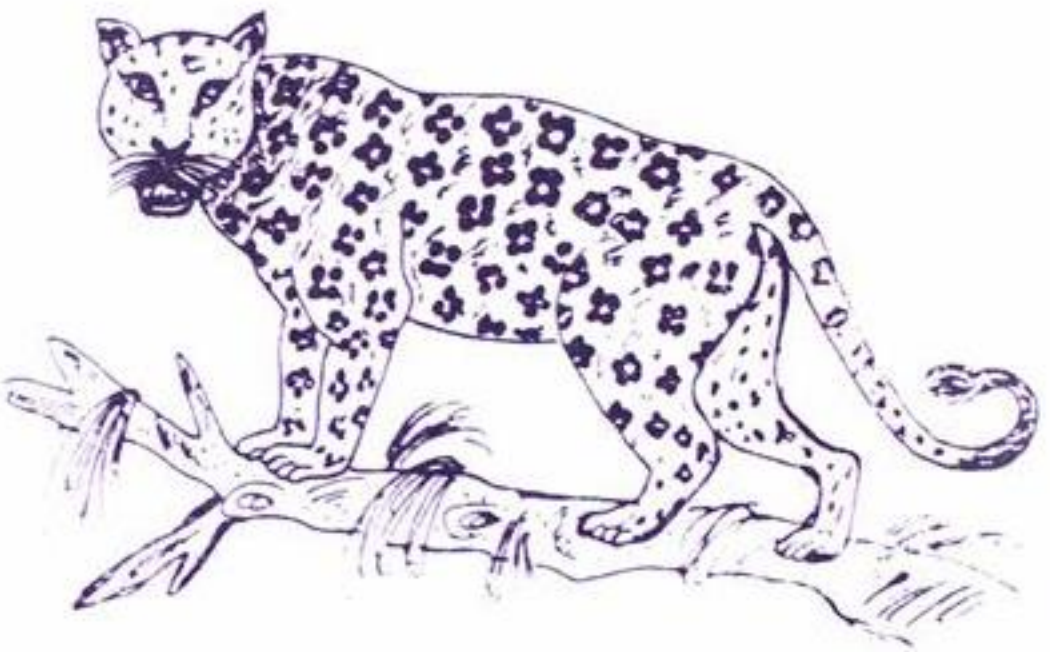

چیتا ایک مشہور درندہ ہے جو شیر کے مشابہ ہوتا ہے مگر قد میں اس سے چھوٹا ہوتا ہے، اس کے جسم پر سیاہ سفید نقطے ہوتے ہیں یا اسی طرح دو رنگ میں سیاہ سرخ ہوتا ہے۔ چیتا شیر سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے بہت جلد اس کو غصہ آتا ہے نیز غصہ آنے پر اس کو اپنے اوپر قابو نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ بعض مرتبہ اس حال میں خودکشی تک پہونچ جاتا ہے۔ چیتا نہایت طاقت ور، بہادر اور نڈر ہوتا ہے اس کی چھلانگ بہت تیز ہوتی ہے، کبھی کبھی اونچائی میں چالیس قدم تک کود جاتا ہے، جانوروں کا بدترین دشمن ہے، کسی جانور سے کبھی مرعوب نہیں ہوتا بہت

متکبر ہوتا ہے، جب خوب پیٹ بھر کر کھالیتا ہے تو تین دن تک سوتا رہتا ہے، درندوں میں شیر کے بعد چیتے کا دوسرا درجہ ہے ہر وقت حرکت کرتا رہتا ہے، اس کا سینہ کمزور ہوتا ہے۔ گوشت نوچ نوچ کر کھاتا ہے اچک لینے میں بڑا بہادر ہے۔ دوسرے کا شکار کردہ شکار نہیں کھاتا۔ مردار سے بھی بہت دور رہتا ہے۔ امام جاحظ نے لکھا ہے کہ چیتا شراب کا بہت گرویدہ ہوتا ہے اگر جنگل میں کہیں اس کو شراب مل جائے تو اس کو پی کر مست ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگ اسی طرح اس کا شکار کرتے ہیں۔

چیتے کی فطرت میں شیر کی دشمنی داخل ہے کبھی شیر اس کو مغلوب کر دیتا ہے اور کبھی یہ شیر پر غالب آجاتا ہے، جب چیتا بیمار ہو جاتا ہے تو چوہا کھا کر شفایاب ہو جاتا ہے گویا چوہا اس کی سب سے عمدہ اور مفید تر دوا۔ چیتے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم کا چیتا بڑا ہوتا ہے اور دم اس کی چھوٹی ہوتی ہے جب کہ دوسری قسم کا چیتا چھوٹا ہوتا ہے اور دم اس کی بڑی ہوتی ہے، حدیث شریف میں بھی چیتے کا ذکر آیا ہے۔

چیتے کا شرعی حکم

چوں کہ یہ ضرر رساں درندہ ہے لہٰذا اس کا کھانا بالاتفاق حرام ہے۔

چیتے کے طبی فوائد

اگر کہیں چیتے کا سر دفن کر دیا جائے تو وہاں بہت سے چوہے جمع ہو جائیں گے.....

.....اگر چیتے کے بالوں کی کسی گھر میں دھونی دی جائے تو سانپ، بچھو وغیرہ وہاں سے بھاگ جائیں گے، اگر اس کی چربی پگھلا کر پرانے زخم پر لگا دی جائے تو زخم صاف ہو کر

بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔ عین الخواص کے مصنف نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے جسم پر گوہ کی چربی لگالے تو چیتا اس کے قریب نہیں ہوسکتا۔ چیتا بھی دلیر اور پھرتیلا جانور ہے حیوانات کے ماہرین لکھتے ہیں شیر سے زیادہ غصہ آتا ہے اس کو اور غصہ میں کبھی کبھی اپنی جان تک دے دیتا ہے۔ یہ ہرن، لاما، گیدڑ، بھیڑ اور جنگلی بکرے کو لیکر درختوں پر پندرہ پندرہ فٹ کی اونچائی پر لیکر چڑھ جاتا ہے اور وہاں بیٹھ کر شکار کھاتا ہے۔ چیتے کے خصیہ سکھا کر ضماد ہمراہ شہد انسان اگر اپنے خصیوں پر کرے تو انسان کی خواہشات بڑھتی ہیں۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
چیتا				زرد بھورا گیروی دھبہ ہوتے ہیں سیاہ	نہیں معلوم	مشہور درندہ ہے	گرم خشک	گرم مزاجوں کو	روغن سرد	ایک کا بدل دوسری قسم	مریخ	مقوی باہ	حرام خارجا مستعمل

چوہا (الفار)

چوہا گھروں اور جنگلوں میں رہنے والا مشہور جانور ہے، چوہے سے زیادہ کوئی مفسد جانور نہیں یہ نہ کسی چھوٹے کو بخشتا ہے نہ بڑے کو جو

چیز بھی اس کے سامنے آتی ہے اس کو تلف کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں اس کے مارنے کا حکم موجود ہے، چنانچہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ایک چوہے نے گھر میں آگ لگانے کیلئے چراغ کی بتی اٹھا رکھی ہے، آپ نے اس کو اٹھا کر مار ڈالا اور محرم وحلال ہر شخص کیلئے اس کا مار ڈالنا مباح کر دیا، چوہے کی کئی قسمیں ہیں، ایک قسم چوہے کی فارۃ المسک (خشکی چوہا) کہلاتی ہے، تبت کے لوگ نافہ کی غرض سے اس کا شکار کرتے ہیں اور اس کو پکڑ کر ایک کپڑے کی پٹی سے اس کی ناف کو باندھ کر لٹکا دیا جاتا ہے، اس طرح اس کا خون ایک جگہ مجتمع ہو جاتا ہے پھر اس کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ جب وہ مر جاتا ہے تو اس کی نافہ جو کپڑے میں بندھی ہوئی ہوتی ہے کاٹ لی جاتی ہے اور اس کو ''جو'' میں دبا دیا جاتا ہے، کچھ عرصہ کے بعد خون منجمد ہو کر نہایت خوشبودار مشک بن جاتا ہے۔

چوہے کا شرعی حکم

تمام قسم کے چوہے حرام ہیں اور ان کا جھوٹا مکروہ ہے۔

چوہے کے طبّی فوائد

چوہے کا سر کتان کپڑے میں لپیٹ کر اس شخص کے سر پر لگا دیا جائے جو شدید دور میں مبتلا ہو تو فوراً اس کا درد جاتا رہے گا، نیز یہ عمل مرگی کے لئے بھی مفید ہے۔ اس کی مینگنی کا ضحار ناف پر کرنے سے بندش پیشاب کو کھولتا ہے۔

میگنی اس کی کثرت طمث کو مفید ہے اور اس کی مینگنی کا شافہ دافع عسر البول اور ملن

طبع ہے اس کے جوشاندہ میں بیٹھنا بھی تنگی بول کا دافع ہے گوشت بچوں کے منہ سے رال بہنے کو نافع ہے اس کا نافع ہے اس کا کھانا مضر معدہ ہے اور بداخلاقی مستی اور نسیان پیدا کرتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
چوہا	موش	فار	موس	بھورا سفید	نامعلوم	خاکی اور جنگلی مشہور جانور ہے	گرم خشک ۳	معدہ ودماغ	سرو تر اشیاء	گوہ کا گوشت	مریخ	دافع تنگی بول	حرام جانور ہے

دیمک (اَرَضَة)

دیمک ایک چھوٹا سا جانور آدھے مسور کے دانہ کے برابر ہوتا ہے اور لکڑی کو کھاتا ہے۔ یہی وہ کیڑا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن شریف میں ''دَابَّۃُ الارض'' سے ذکر کیا ہے اسی کیڑے نے حضرت سلیمانؑ کے بارے میں جنات کو اطلاع دی تھی کہ ان کا انتقال ہوگیا ہے، چیونٹی

دیمک کی دشمن ہوتی ہے اور پیچھے کی جانب سے اس کا شکار کرتی ہے۔

دیمک کی خصوصیات

دیمک میں یہ خصوصیت ہے کہ وہ مکڑی کے جال کی طرح ایک خوب صورت لکڑی کا مکان بناتا ہے اور لکڑی میں نیچے سے اوپر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔

دیمک کا شرعی حکم

دیمک گندی چیز ہے اس لئے اس کا کھانا حرام ہے۔

ریچھ (اَلدُّبّ)

ریچھ ایک مشہور درندہ ہے جو تنہائی کو پسند کرتا ہے چنانچہ جب موسم سرما آتا ہے تو ریچھ اپنی قیام گاہ میں داخل ہو جاتا ہے اور جب تک ہوا میں اعتدال نہیں ہو جاتا یہ اپنی قیام گاہ سے باہر نہیں آتا۔ چنانچہ اس دوران جب اس کو بھوک لگتی ہے تو اپنے ہاتھ پاؤں چاٹ لیتا

ہے جس سے اس کی بھوک رفع ہو جاتی ہے۔ ریچھ مختلف طبیعتوں کا حامل درندہ ہے اس کی غذا میں وہ چیزیں بھی شامل ہیں جن کو درندے کھاتے ہیں اور وہ چیزیں بھی جن کو مواشی کھاتے ہیں، نیز انسانوں کی غذا، پھل، شہد وغیرہ بھی ریچھ خوشی سے کھاتا ہے، جنسی شہوت ریچھ میں غالب ہوتی ہے وطی کے زمانہ میں یہ اپنی مادہ کو تنہائی کی جگہ لے جاتا ہے اور چت لٹا کر اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔ اس کے برعکس کبھی ریچھ بھی عورت سے اپنی خواہش پوری کرنے کا شوق رکھتا ہے۔ بعض حضرات نے ان دونوں کا مشاہدہ بھی کیا ہے ریچھ سردی کے زمانہ میں بہت فربہ ہو جاتا ہے، بعض مرتبہ فربہی کے سبب اس کو چلنا پھرنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ ریچھ میں قبول تادیب کی عجیب ذہانت اور انوکھی صفت ہے جو بات معلم اس کو سکھاتا ہے سیکھ لیتا ہے اور کرتا ہے مگر بغیر سختی اور ضرب کے اپنے معلم کی اطاعت نہیں کرتا۔

ریچھ کا شرعی حکم

ریچھ کا کھانا حرام ہے۔ اس لئے کہ اس کا شمار درندوں میں ہوتا ہے۔

ریچھ کے طبّی فوائد

اگر ریچھ کے سامنے کے دانت عورت اپنے دودھ میں ڈال کر بچہ کو پلاوے تو اس کے دانت آسانی سے نکل جائیں گے، ریچھ کی چربی کی مالش برص کی بیماری کو ختم کرتی ہے، ناسور کو بھرتی ہے زخم کو صاف کرتی ہے اگر ریچھ کی داہنی آنکھ کپڑے میں باندھ کر کسی انسان کے بازو پر باندھ دی جائے تو اس شخص کو درندوں کا خوف نہ ہوگا اور اگر یہی آنکھ کسی دائمی بخار والے مریض کے بدن پر لٹکا دی جائے تو دائمی بخار جاتا رہے گا۔

ریچھ ایک مشہور درندہ ہے اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ بدمزہ اور بد ذائقہ ہے نہایت ہی گرم خشک ہے۔ ریچھ کی چربی کا طلا مقوی باہ ہے۔ ریچھ کا عضو تناسل کا سوختہ اگر انسان اپنے عضو تناسل پر خالص شہد کے ہمراہ لیپ کرے تو انسانی ذکر فربا اور موٹا ہوتا ہے رکاوٹ جماع کو تقویت ملتی ہے۔ اس کا خون مصفی خون ہوتا ہے یہ درندہ Weg اور Non weg دونوں ہی طرح کا شوق رکھتا ہے اس کے پتہ کا ضماد زہریلے جانوروں کے زہر کو اتارتا ہے۔ ریچھ کے بالوں کو جلا کر روغن کنجد میں ملا کر سر پر لیپ کرنے سے چند روز میں بال اگاتا ہے اور سیاہ بال نکالتا ہے۔

خوراک:- ریچھ ہمیشہ زیادہ تر، شہد، سیب، انگور، انار، تربوز کھاتا ہے اور اس کے ساتھ کبھی کبھی گوشت خون وغیرہ بھی کھاتا ہے مگر اکثر کسی بھی شیر کا مارا ہوا شکار کا ماس (گوشت) کھاتا اور اپنے بچوں کو کھلاتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
ریچھ			بھالو		معلوم نہیں	بھاری بھرکم بالوں والا سیاہ درندہ	گرم خشک		دودھ دہی		مریخ	قوت باہ اور تناسل	خارجا

سانپ (الُحَیَّة)

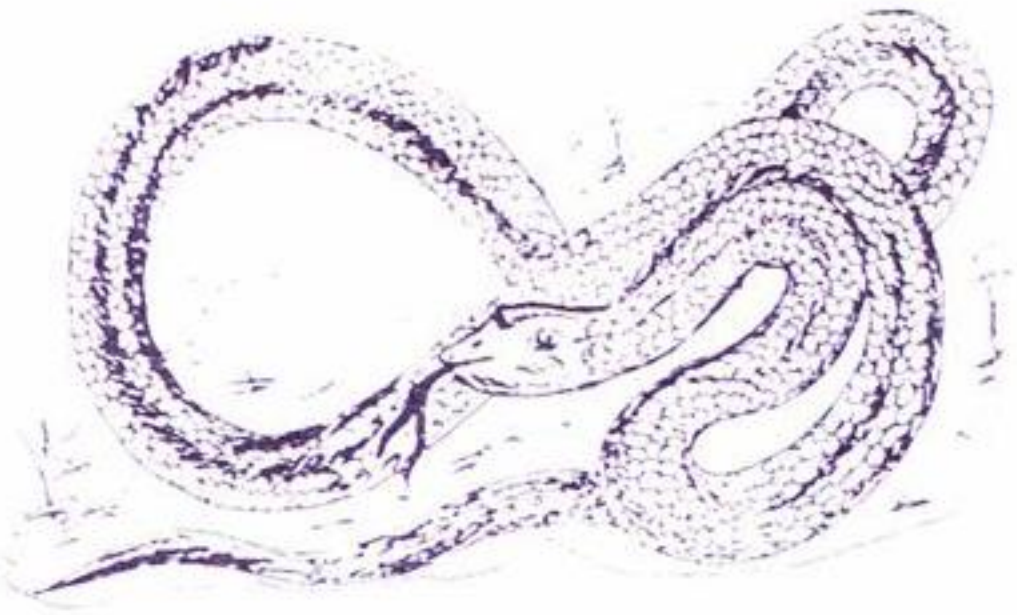

سانپ ایک انتہائی موذی مشہور پانی اور زمین کا کیڑا ہے جس کی بیشمار مختلف قسمیں ہیں۔ سانپ کے نام کی تعداد کئی سو تک بتلائی گئی ہے۔ ذیل میں سانپ کی معروف چند قسمیں درج کی جاتی ہیں۔

سانپ کی قسمیں

العیم، العین، الصم، الازعر، الابتر، النّاشر، الایْنُ، الارقم، الاصلہ، الجنان، الثعبان، الشجاع، الازبُّ، الاربُّ، العقوان، الارقش، ارقط، المصل، ذوالطفتین، عربد. سانپ کی مشہور قسمیں ہیں۔ سانپ ہرا، لال، نیلا، چتکوڑیا، سفید، سیاہ مختلف رنگ کے ہوتے ہیں، سائز بھی لمبا، چھوٹا، پتلا، موٹا، سانپ کا مختلف ہوتا ہے، نیز بعض سانپ تیز رفتار اور بعض بالکل سست رفتار کے ہوتے ہیں، زہر بھی بعض سانپ کا انتہائی تیز اور بعض کا ہلکا ہوتا ہے، بعض سانپ خشکی

میں رہتے ہیں بعض پانی میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ بعض قسمیں سانپ کی انتہائی خبیث ہوتی ہیں جن میں سے چند کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)**صلّ اور مکلله** :نامی سانپ انتہائی زہریلا ہوتا ہے جہاں یہ سانپ رہتا ہے اس کے آس پاس کوئی ہریالی یا سبزہ نہیں اگتا، کوئی حیوان جو اس کے بل کے قریب سے گذرتا ہے فوراً ہلاک ہو جاتا ہے، اس سانپ کی پھنکار اور آواز میں یہ تاثیر ہے کہ دور سے ہی انسان اور دیگر حیوانوں کو ہلاک کر دیتا ہے، ترکستان میں یہ سانپ بکثرت پایا جاتا ہے۔

(۲)**اصلّه**: یہ بہت بڑا سانپ ہوتا ہے اور اس کی شکل انسانوں سے ملتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ سانپ ہزاروں سال کا ہو جاتا ہے تو اس کا چہرہ انسانوں جیسا ہو جاتا ہے، اس سانپ کا خاص وصف یہ ہے کہ یہ انسان کو اپنی نگاہ ہی سے ہلاک کر دیتا ہے۔ یعنی جب کسی انسان کی نظر اس پر پڑی اور آنکھیں ٹکرائیں تو فوراً انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۳)**عریه**: نامی سانپ بہت بڑا ہوتا ہے اور دوسرے سانپوں کو کھا جاتا ہے۔

(۴)**ازب**: یہ سانپ بالوں والا ہوتا ہے۔

(۵)**ذوات القرون**: یہ سانپ سینگ والا ہوتا ہے۔

(۶)**ابتر**: یہ سانپ دم کٹا خلقتاً ہوتا ہے، حد درجہ زہریلا ہوتا ہے اس کے دیکھنے سے آنکھ کی بینائی ختم ہو جاتی ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے۔

(۷)**شجاع**: یہ سانپ جنگل میں سواروں اور پیادہ لوگوں پر حملہ کرتا ہے، اور اپنی دم کے بل کے بل اونچا کھڑا ہو جاتا ہے۔

(۸)**اقرع**: وہ سانپ ہوتا ہے جس کے کثرتِ زہر کے سبب سر کے بال ختم ہو جاتے ہیں۔

سانپ کی عادتیں

سانپ کی یہ عادت ہے کہ جب وہ کاٹتا ہے تو الٹا ہو جاتا ہے، نیز سانپ کو جب بھوک میں کچھ نہیں ملتا تو صرف ہوا پر قناعت کر لیتا ہے، نر سانپ ایک جگہ نہیں رہتا ہے بلکہ اپنی جگہ تبدیل کرتا رہتا ہے، البتہ مادہ سانپ اپنی جگہ اس وقت تک نہیں بدلتی جب تک کہ اس کے انڈوں سے بچے نہ نکل آئیں، سانپ میں ایک عجیب بات یہ بھی ہے کہ وہ برہنہ مرد سے بھاگتا ہے اور آگ سے راحت محسوس کرتا ہے، انوکھی بات یہ ہے کہ روئے زمین پر کوئی جانور سانپ کے جسم کی طرح قوی نہیں، سانپ جب کسی سوراخ میں اپنا سینہ داخل کر لیتا ہے تو باوجودیکہ نہ ناخن ہے اور نہ پیر جن سے مدد حاصل کر سکے مگر کوئی بڑی سے بڑی طاقت والا انسان بھی اس کو باہر نہیں کھینچ سکتا، زور پڑنے پر درمیان سے ٹوٹ جائے گا مگر باہر نہیں نکلتا۔ حدیث شریف میں بہت سی جگہوں پر سانپ کا ذکر آیا ہے اور اس کو مارنے کا حکم بلکہ اس پر ثواب کی بشارت سنائی گئی ہے۔

سانپ کا شرعی حکم

ہر قسم کا سانپ اپنے ضرر اور زہر کے سبب باتفاق حرام ہے اسی طرح وہ تریاق جو سانپ کے گوشت سے تیار کیا جاتا ہے اس کا کھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

سانپ کے طبّی فوائد

پتا یا چربی اس کی آنکھ میں لگانا دافع نزول الماء ہے زندہ کا دانت توڑ کے گلے میں

ڈالنا تپ چوتھیا کو روکتا ہے اس کی کانچلی مستورات کے پہلو پر باندھنا ولادت میں سہولت لاتا ہے دھونی اس کی بواسیر کے مسوں کو خشک کرتی اور مسقط جنین ہے سرکہ اور بورہ ارمنی میں انڈے اس کے مل کر کے برص پر ضماد کرنا فوراً دافع برص ہے زندہ سانپ کو کوزہ میں بند اور گلِ حکمت کر کے تنور میں جلا کر خاکستر ہمراہ نوشادر کے لگانا بیحد مقوی بصیرت ہے سانپ کا گوشت کھانا کوڑھ اور برص کو ختم کر دیتا ہے (مگر حرام ہے)

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
سانپ	مار	حیہ	ناگ	مختلف اقاسم اور مختلف رنگ	خراب اور بدبو	مشہور ہے اور اسکی کئی قسمیں ہیں	گرم خشک	سراسکا زہر قاتل	ہر مرض کیلئے	ایک کا بدل دوسرا	مریخ	برص اور بواسیر کا دافع	کھایا نہیں جاتا خارجا مستعمل ہے

شہد کی مکھی (النحل)

شہد کی مکھی نہایت ہوشیار، زیرک اور بہادر ہوتی ہے انجام سے باخبر اور سال کے موسموں سے اچھی طرح واقف ہوتی ہے بارش کے اوقات کا علم رکھتی ہے اپنے کھانے

پینے کا خود انتظام کرتی ہے اپنے بڑے کی بات ماننا اپنے امیر اور اپنے قائد کی فرمانبرداری کرنا اس کا فطری کام ہے۔ ارسطو حکیم نے لکھا ہے کہ شہد کی مکھی کی نو قسمیں ہیں جن میں چھ قسمیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھتی ہیں باقی تین الگ ہیں شہد کی مکھی اپنی روزی حاصل کرنے کا انتظام اس طرح کرتی ہے کہ جب کہیں صاف ستھری جگہ اسے مل جاتی ہے تو سب سے پہلے عجیب کاری گری سے وہاں چھتہ کا وہ حصہ بناتی ہے جس میں شہد جمع کرتی ہے۔ پھر ''رانی'' مکھی کے لئے رہنے کا گھر تیار ہوتا ہے اس کے بعد نر مکھیوں کے لیئے جگہ بنائی جاتی ہے جو روزی کمانے میں حصہ نہیں لیتی یہ مادہ مکھیوں سے چھوٹی ہوتی ہیں مادہ مکھیاں پھولوں اور پھلوں سے رس چوس کر شہد تیار کرتی ہیں۔ نر مکھیاں پہلے چھتہ بناتی ہیں پھر اس میں تخم ریزی کرتی ہیں اور ان کی پرورش کر کے اپنی نسل کو بڑھاتی رہتی ہیں شہد کی مکھیوں میں انتظام کی نمایاں صفت ہوتی ہے اس لئے یہ سب مل کر اپنا کام تقسیم کر لیتی ہیں کچھ شہد بنانے میں منہمک ہوتی ہیں اور کچھ کا کام موم بنانا اور اس سے چھتہ تعمیر کرنا ہوتا ہے کچھ مکھیاں صرف پانی لانے پر مامور ہوتی ہیں۔ بعض مکھیاں شہد کو چیک کرتی ہیں اگر کسی مکھی میں کچھ خرابی دیکھتی ہیں تو اسے اپنے چھتہ سے باہر کر دیتی ہیں یا جان سے مار ڈالتی ہیں۔ رانی مکھی اکیلی کہیں نہیں جاتی بلکہ اس کے ساتھ سب لشکر بنا کر ایک ساتھ چلتی ہیں اگر وہ اڑنے سے عاجز ہوتی ہے تو دیگر مکھیاں اسے اپنی پیٹھ پر بٹھا کر اڑا لے جاتی ہیں۔ اس رانی مکھی میں خاص بات یہ ہوتی ہے کہ اس کے پاس ڈنک نہیں ہوتا جس سے کسی کو تکلیف پہونچے۔ شہد کی مکھی کی فطرت میں نظافت اور صفائی ہوتی ہے چنانچہ چھتہ کے اندر اگر کوئی مکھی مر جاتی ہے تو زندہ مکھیاں اسے چھتہ سے باہر کر دیتی ہیں نیز اپنے چھتہ سے برابر پاخانہ بھی صاف کرتی رہتی ہیں تا کہ اس سے بدبو نہ پھیلے۔ یہ

مکھیاں ربیع اور خریف دونوں موسموں میں اپنا عمل جاری رکھتی ہیں۔ لیکن موسم ربیع کا تیار کیا ہوا شہد اچھا ہوتا ہے موسم مکھی اور غذا کے اعتبار سے شہد مختلف رنگ اور ذائقہ کا ہوتا ہے شہد کی حدیث شریف میں بہت فضیلت آئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ہر مہینہ میں تین دن نہار منہ شہد چاٹ لیا کرے تو کوئی اہم بیماری اسے لاحق نہیں ہوگی۔ حضرت عمرؓ کو جب کوئی بیماری لاحق ہوتی تو آپ شہد سے اس کا علاج کرتے یہاں تک کہ پھوڑے پھنسی پر شہد کا مرہم لگاتے اور کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کی جگہ پر شہد ہی مل لیتے تھے۔

شہد کی مکھی کا شرعی حکم

عام مکھیوں کی طرح شہد کی مکھی کا کھانا بھی حرام ہے مگر اس کا شہد پاک اور صاف ہے۔

شہد کی مکھی کے طبّی فوائد

شہد گرم خشک ہوتا ہے عمدہ شہد وہ ہوتا ہے جو چھتہ سے الگ نہ کیا گیا ہو شہد مسہل کا کام کرتا ہے پیشاب جاری کرتا ہے پیاس لگاتا ہے صفرا بن کر گرم خون پیدا کرتا ہے۔ اگر خالص شہد میں ذرا سا مشک ملا کر آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگائیں تو آنکھوں سے بہنے والا پانی بند ہو جاتا ہے اور اسے سر میں لگانے سے جوئیں مر جاتی ہیں شہد چاٹنا کتے کے کاٹے ہوئے کو فائدہ دیتا ہے۔

شیر کی قسمیں

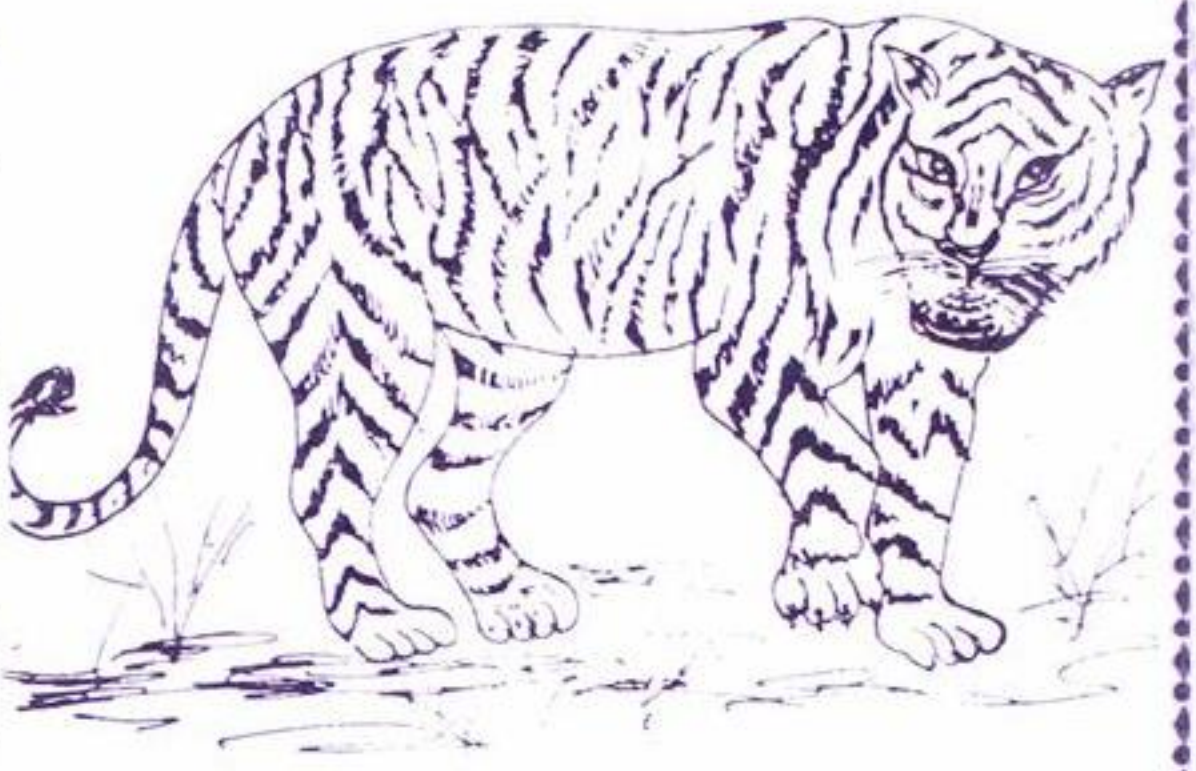

شیر کی بہت سی قسمیں ہیں ۔ ارسطو حکیم نے لکھا ہے کہ میں نے شیر کی ایک عجیب ایسی قسم بھی دیکھی ہے جس کا رنگ سرخ تھا اور اس کا چہرہ انسان کے چہرہ کے مشابہ اور اس کی دم بچھو کی دم کی مانند تھی ، ایک دوسری قسم کا شیر ایسا بھی ہے جس کی شکل گائے سے ملتی جلتی ہے اور اس کے کالے رنگ کے سینگ بھی ہوتے ہیں ۔ ایک قسم شیر کی ''ببر شیر'' ہے جو گیدڑ کے مشابہ ہوتا ہے ۔ شیر بہت سی ایسی صفات رکھتا ہے جو دیگر جانوروں میں نہیں پائی جاتیں جن میں سے بعض یہ ہیں ، شیر بھوک کی حالت مین صبر کرتا ہے ، پانی کی حاجت کم محسوس کرتا ہے ، دوسرے جانوروں کا شکار نہین کھاتا ، کتے کا جھوٹا پانی کبھی نہیں پیتا ، شیر نہایت بہادر اور دلیر ہوتا ہے ، پکڑ بھی اس کی شدید ہوتی ہے ، کسی درندہ سے الفت نہیں رکھتا مگر اسی کے ساتھ بزدلی اور جبن بھی شیر میں پایا جاتا ہے ، مثلاً مرغ کی آواز سے گھبرا اٹھتا ہے ، بلّی کی خوفناک آواز سے بھی ڈر جاتا ہے ، آگ دیکھنے سے حیران ہو جاتا ہے ۔

شیر کا شرعی حکم

ائمۂ اربعہ داؤد ظاہری بلکہ جمہور علماء کے نزدیک ہر قسم کے شیر کا گوشت حرام ہے

شیر کے طبّی فوائد

اگر کوئی شخص اپنے پورے جسم پر شیر کی چربی کی مالش کرے تو اس کے نزدیک کوئی درندہ نہیں آئے گا۔ اگر شیر کے بالوں کی دھونی کسی جگہ دی جائے تو اس جگہ سے تمام درندے بھاگ جائیں گے، شیر کی کھال کا کوئی ٹکڑا اگر صندوق میں رکھ دیا جائے تو کپڑوں اور کتاب وغیرہ مین دیمک وغیرہ لگنے کا اندیشہ رہتا ہے، ہاتھ پیروں پر شیر کی چربی کی مالش کرنے سے ٹھنڈک کا احساس ختم ہو جاتا ہے، شیر کی کھال پر بیٹھنے سے بواسیر گٹھیا وغیرہ کے امراض سے شفا نصیب ہوتی ہے، اگر کوئی شیر کے دانت اپنے ہمراہ رکھے تو دانتوں کے درد سے حفاظت رہے گی۔

اس کا گوشت کھانا حرام ہے لیکن بہادری پیدا کرتا ہے اور دیر ہضم ہے خصیتین تناسل پر اسکی چربی کا طلا مقوی باہ ہے کلف کو دور کرتا ہے اسکے خصیوں کا کباب مقوی قلب باہ ہے پتہ اسکا بینائی کو طاقت دیتا ہے اور اسکی زبان خشک کردہ تھوڑی مقدار میں استعمال کرنا دافع ضیق النفس ہے اسکی کھال پر بیٹھنا دافع نقرس و بواسیر ہے مونچھوں کا بال قاتل ہے علاج اسکا بزغالہ کی کلیجی کھلانا بعد اسکے قے کرانا ہے۔

(۱) سانس آنا مشکل ہو جاتا ہے۔

حیوانات کے ماہرین نے لکھا ہے کہ شیرنی کے بچے دینے کا عجیب طریقہ ہے کہ

شیرنی گوشت کا ایک بے حرکت لوتھڑا ڈال کر تین دن تک نگرانی کرتی ہے پھر شیر اس ٹکڑے میں پھونک مارتا رہتا ہے پھر اس میں روح پیدا ہوتی ہے۔ بعد میں اعضا وغیرہ بننا شروع ہوتے ہیں پھر وہ لوتھڑا شکل وصورت اختیار کر لیتا ہے اور شیرنی اسے دودھ پلا کر پرورش کرتی ہے پھر بچہ سات دن کے بعد آنکھیں کھول کر اس عالم کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے بچے کی نشونما میں تقریباً چھ ماہ لگ جاتے ہیں۔ اسی دوران بچے کو اس کے ماں باپ حیوانی تربیت دے کر خود کفیل بناتے ہیں۔

شیر کی خصوصیات :- شیر کی بہت سی خصوصیات ایسی ہیں جو کسی جانور میں نہیں ہیں۔ تیز بھوک کی حالت میں صبر کرتا ہے، پانی کی حاجت بہت کم محسوس کرتا ہے، یہ بھی خوبی ہے کہ وہ دوسرے جانوروں کا شکار کیا ہوا نہیں کھاتا اپنا مارا ہوا شکار خود کھاتا ہے اور جب کھاتے کھاتے پیٹ بھر جاتا ہے باقی وہیں چھوڑ کر اٹھ کر چلا جاتا ہے پھر دوبارہ اس گوشت پر نہیں آتا، جب اسے شدید بھوک لگتی ہے بد خلق ہو جاتا ہے، شیر کتے کا جھوٹا پانی کبھی نہیں پیتا چاہے وہ شیر جنگلی ہو یا سرکس کا پالتو شیر یہ کبھی کتے کا جھوٹا پانی نہیں پیتے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
شیر	شیر	اسد	باگھ	سفید زرد سیاہ بیجد دلیر	نامعلوم	مشہور درندہ ہے	گرم خشک	گرم مزاجوں اور مونچھ کا بال زہر قاتل ہے	روغن اور سرد تر اشیاء	ایک بدل دوسری قسم	مریخ	مورث شجاعت پتہ مقوی بصر	کھانا حرام خارجاً بقدر حاجت

کیکڑا (سَرْطان)

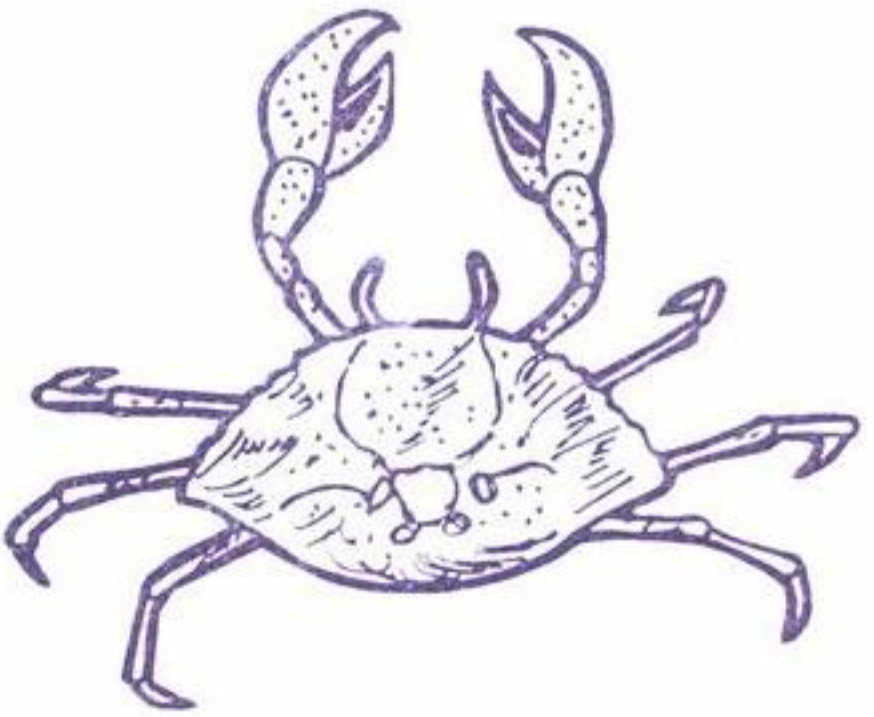

کیکڑا ایک مشہور پانی کا جانور ہے، زیادہ تر پانی میں رہتا ہے، کبھی خشکی میں بھی آجاتا ہے، دوڑنے میں کیکڑا تیز ہوتا ہے، کیکڑا عجیب خلقت کا جانور ہے، دو تالو ہوتے ہیں، نیچے اور ناخن اس کے تیز ہوتے ہیں، دانت بہت ہوتے ہیں کمر سخت ہوتی ہے، اس کی آنکھیں شانے میں ہوتی ہیں، اور منہ سینہ میں ہوتا ہے، ہاتھ پیر ہوتے ہیں، تالو کیکڑے کے دونوں طرف سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں، کیکڑا سال میں تین مرتبہ اپنی کھال بدلتا ہے۔

کیکڑے کا شرعی حکم

کیکڑا نجس ہے اس لئے اس کا کھانا درست نہیں مگر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں حلال ہے۔

کیکڑے کے طبّی فوائد

اگر کیکڑے کو جلا کر اس کی راکھ بواسیر پر مل دی جائے تو بواسیر جاتی رہے گی خواہ وہ کسی قسم کی بھی ہو اگر اس ٹانگ کسی درخت پر لٹکا دی جائے تو اس درخت کے پھل بغیر کسی علت جھڑ جائیں گے۔

جاذب اور محلل ہے کثیر الغذا اور دیر سے ہضم ہوتا ہے گرمی کی کھانسی سل ودق لاغری خشکی اعضاء کے لیئے بیحد نافع ہے باہ کو قوت دیتا ہے لیپ اسکا زخموں کو خشک کرتا ہے دردوں کو سکون بخشتا ہے اور ام حارہ کو تحلیل کرتا ہے زہروں کا جاذب ہے غرغرہ اسکا خناق کو مفید ہے سوختہ کا سفوف ہمراہ ادویہ مناسبہ سل ودق مرخہ وغیرہ کو مفید ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
کیکڑا	خرچنگ	سرطان نہری	کیکڑ	ظاہرا بھورا کالا اور اندر گلابی سفید	بساہندا قدرے نمکین	مشہور آبی کیڑا ہے جسکا پیٹ پاک کرکے راکھ سے صاف کرکے پکاتے ہیں	سرد تر ۲	مثانہ کو	گل مختوم اور گل قبری	سیپ کلاں کا گوشت	زہرہ	نافع سل ودق اور خشک کھانسی کو	نام ۲ تولہ سوختہ ۶

کچھوا (سُلْحفاۃ)

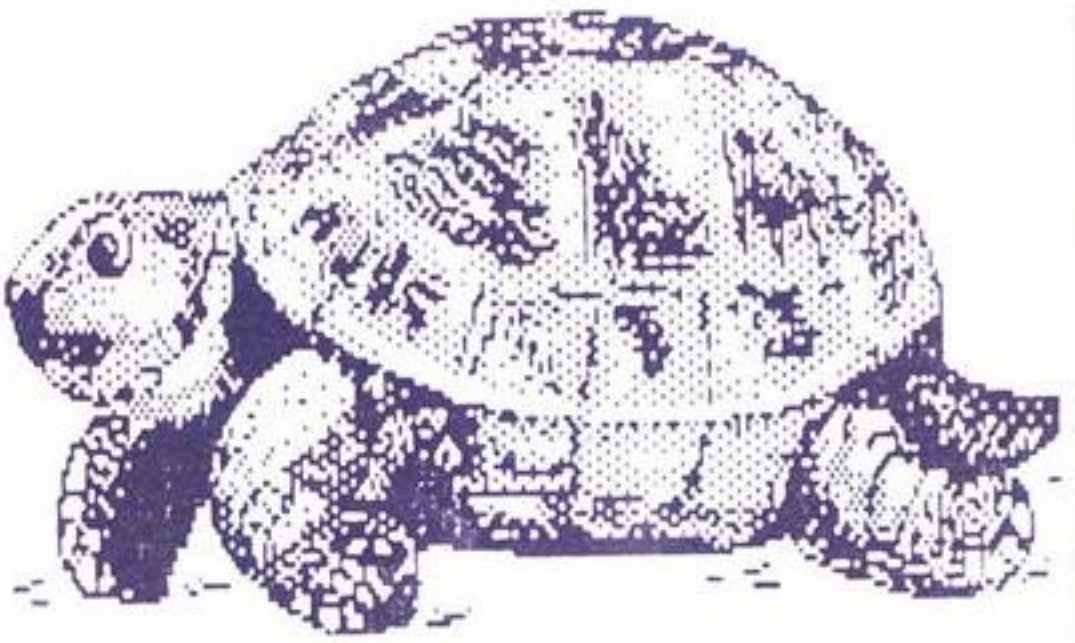

کچھوا ایک مشہور پانی اور خشکی کا جانور ہے، جو خشکی میں انڈے دیتا ہے ان میں سے جو انڈے دریا میں گر جاتے ہیں ان سے بحری کچھوے اور جو خشکی میں رہ جاتے ہیں ان سے بری کچھوے پیدا ہوتے ہیں، اس کی کھوپڑی بہت مضبوط ہوتی ہے، سانپ کھانے کا کچھوے کو بہت شوق ہے نیز سانپ کے زہر سے بچنے کے لئے ''سعتر'' کھالیتا ہے، جس کے سبب زہر کا اثر اس پر نہیں ہوتا، ماہرین حیوانات نے کہا ہے کہ کچھوے کے نر اور مادہ کے دو دو آلۂ تناسل ہوتے ہیں، جنسی خواہش پوری کرنے کے لئے بعض مرتبہ نر اپنی مادہ پر عرصہ تک سوار رہتا ہے اور اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔

کچھوے کا شرعی حکم

کچھوے کا کھانا حرام ہے اور بعض حضرات نے اس کے حلال ہونے کو لکھا ہے۔

کچھوے کے طبّی فوائد

کمر اور باہ کو طاقت دیتا ہے کباب بنا کر کھانا حیض کو بند کرتا ہے ہمراہ جند بیدستر کے محلل ریاح اور دافع فتق ہے خون کا لیپ ورموں کو تحلیل کرتا ہے اور پینا اسکے خون کا تشنج اور مرگی کو فائدہ دیتا ہے سرمہ نزول الماء اور پتے کا طلا خناق کو سودمند ہے سوختے کا لیپ دافع سرطان اور اس کا بقدر فلفل سیاہ کے حریرہ کے ہمراہ پرانی کھانسی کو فائدہ دیتا ہے چربی دافع تشنج ہے اور اسکی ہڈی حنا کے پانی میں گھس کر لگانا بیاض چشم کو دور کرتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
کچھوا	سنگ پشت	سلحفات	کچھو	مٹیالا۔ گوشت سفیدی مائل سرخ	پھیکا اور بساہند	مشہور آبی جانور ہے	گرم ۲ تر ۱	امراض امعاء	فلفل سیاہ شہد		مشتری	محلل ریاح اور مقوی باہ	سوختہ ۳ ہڈی خون اند ۳ رتی

کتا (الْکَلبُ)

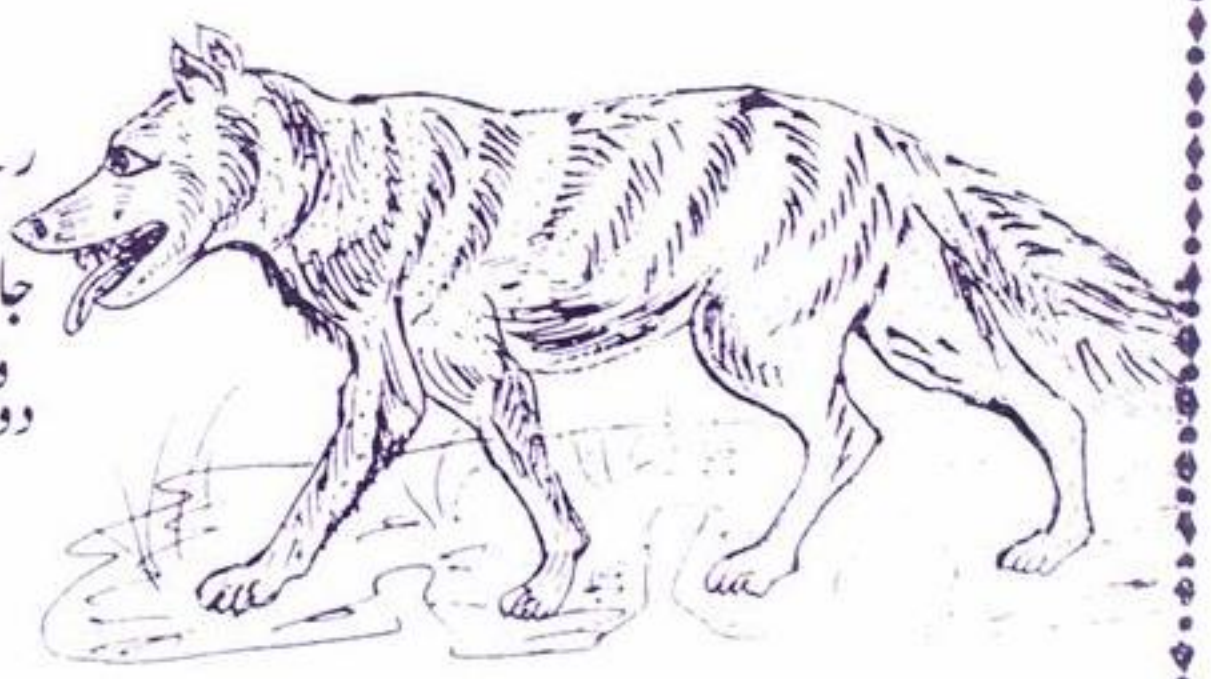

کتا بستیوں میں رہنے والا مشہور و معروف جانور ہے، کتے کی اصلاً دو قسمیں ہیں۔

- اصلی • سلوقی

سلوقی ملکِ یمن

کے شہر سلوق کی طرف منسوب ہے۔ کتا نہایت محنتی اور وفادار ہوتا ہے، اس کا شمار نہ درندوں میں ہے اور نہ بہائم میں، انسان سے مانوس ہوتا ہے اس لئے درندۂ محض نہیں اور گوشت کھاتا ہے اس لئے خالص بہیمہ بھی نہیں بلکہ دونوں کے بین بین خلق مرکب واقع ہوا ہے۔ کتے کی فطرت میں پاسبانی ہوتی ہے اس لئے وہ اپنے مالک کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کے گھر کی حفاظت کرتا ہے۔ رات کا اکثر حصہ جاگنے میں گذارتا ہے اور دن میں زیادہ تر سوتا ہے مگر سونے کی حالت میں بھی نہایت چوکنا ہوتا ہے اور اپنے مالک کے ذرا سے اشارے پر جاگ جاتا ہے، کتے کی طبیعت میں یہ بات بھی عجیب ہے کہ یہ بڑے اور وجیہہ لوگوں کی عزت واکرام کرتا ہے اور اکثر ان پر بھوکتا نہیں، بلکہ بعض اوقات ان کو دیکھ کر راستے سے بھی ہٹ جاتا ہے، مگر کالے اور میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے انسان پر خوب بھونکتا ہے۔ محبت میں دم ہلاتا ہے، اپنے مالک کو راضی رکھنا اس سے الفت اور پیار کرنا کتے کی عادت ہوتی ہے حتی کہ اگر اس کو بار بار دھتکارا جائے اور بلایا جائے تب بھی یہ فوراً دُم ہلاتا ہوا چلا آتا ہے۔

کتے کے دانت نہایت تیز ہوتے ہیں اس لئے ہڈی کو بآسانی توڑ لیتا ہے نیز ہڈی چوسنے کا اس کو بہت شوق ہوتا ہے۔ کتے میں تادیب اور تعلیم وتلقین قبول کرنے کا جوہر موجود ہے اس لئے بہت جلد تعلیم کو قبول کر لیتا ہے، حتی کہ تعلیم یافتہ کتے کے سر پر چراغ دان رکھا ہوا ہو اور ایسی حالت میں اس کے سامنے کھانے کی کوئی چیز ڈال دی جائے تو وہ مطلق التفات اس چیز کی طرف نہیں کرے گا۔ بعض کتوں کے اندر نشاناتِ قدم کے پیچھے چلنے، سارقوں کا پتہ لگانے، بو سونگھنے کا جو ملکہ خداداد عطا ہوا ہے وہ دیگر جانوروں میں بالکل نہیں۔ اسی لئے اہلِ اقتدار بہت سی چیزوں کی شناخت کے لئے ایسی قسم کے کتوں

کے پالنے کا اہتمام کرتے ہیں، ماہرین کہتے ہیں کہ کتے کو احتلام اور کتیا کو حیض آتا ہے، نیز ایک سال کی مدت میں یہ دونوں حد بلوغ کو پہنچ جاتے ہیں۔ جب کتیا مختلف کتوں سے جفتی کرتی ہے تو اس کے بچوں میں سب کتوں کا رنگ آجاتا ہے، اوصاف، رنگ اور قد وقامت کے اعتبار سے کتوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ بعض کتے شکار کے شوقین ہوتے ہیں، بعض پر میں پاسبانی اور پہرہ داری کا وصف غالب ہوتا ہے، جبکہ بعض خالص زینت کے لئے ہوتے ہیں، نیز بعض قسمیں نشانات قدم اور بو سونگھنے کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ کتے کے اندر جہاں بہت سی خوبیاں ہیں ساتھ ہی کچھ خرابیاں بھی اس میں ہیں وہ یہ کہ اس کو ناپاکی کھانا تازہ گوشت سے زیادہ پسند ہے، گندی چیزوں کی طرف رغبت رکھتا ہے حتیٰ کہ بعض دفعہ اپنی کی ہوئی قے کو بھی دوبارہ کھالیتا ہے۔ کتے کو ایک ہڑک کی بیماری لاحق ہوتی ہے جو ایک قسم کا جنون ہوتا ہے اس حالت میں کتے کی عجیب کیفیت ہوتی ہے، ''ہڑک'' میں کتا بھوکا ہوتا ہے مگر کچھ کھاتا نہیں، پیاسا ہوتا ہے مگر پانی نہیں پیتا، اور بعض اوقات پانی سے بہت ڈرتا ہے۔ یہاں تک کہ پانی کے خوف سے کبھی مر بھی جاتا ہے۔ ایسا کتا جس انسان یا جانور کو کاٹ لیتا ہے اس کی بھی یہی کیفیت ہوجاتی ہے اور بالآخر اسی مرض میں موت آجاتی ہے۔

قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سی جگہوں پر کتے کا ذکر آیا ہے۔

کتے کا شرعی حکم

ہر قسم کا کتا حرام ہے مگر شکار اور پاسبانی کے لئے اس کی خرید وفروخت جائز ہے۔

کتے کے طبّی فوائد

اگر کتے کا دانت کسی بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو اس کے دانت آسانی سے نکل جاتے ہیں، نیز اگر کتے کا اگلا دانت اس شخص کے گلے میں لٹکا دیا جائے جس کو کتے نے کاٹ لیا ہو تو انشاء اللہ اس کے درد میں سکون ہوگا، اگر کوئی شخص اس دانت کو اپنے پاس رکھے تو اس پر کتے نہ بھونکیں گے۔

اسکا پہلی بار کا دودھ آنکھوں میں لگانا دافع بیاض چشم ہے اور پتے کا طلاء پر بال اگنے نہیں دیتا اور اسکی سرگین کا لیپ دافع خناق ہے جسے دیوانہ کتا کاٹ جائے اسکو اسی کتے کا جگر بریاں کر کے کھلانا مفید ہے سیاہ کتے کا بال گلے میں لٹکانا مرگی کو نافع ہے اسکے پیشاب کا ملنا مسوں کو دور کرتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
کتا	سگ	کلب	کوکر	مختلف اقسام ورنگ	معلوم نہیں	مشہور ہے	گرم خشک ۳	نجس ہے	مرغن اشیاء	بکثرت ملتا ہے	مریخ	تمام اجزاء کے الگ الگ مذکور ہیں	ہر مذہب میں حرام نجس العین ہے

گلہری

گلہری ایک مشہور جانور ہے جسکی لمبائی تقریباً ۵ر سے ۶ر انچ ہوتی ہے لمبی دم ملا کر تقریباً ۷ر انچ ہوجاتی ہے ۔ گلہری خاموش طبیعت جانور ہے اسکے تیز دانت اور ناخن مضبوط ہوتے ہیں یہ ہمیشہ اور زیادہ تر اکیلا ہی رہنا پسند کرتی ہے۔ بڑے سے بڑا مسئلہ منٹوں میں طے کر لیتی ہے گلہری دو یا تین بچے دیتی ہے۔ گھنے جنگلوں میں اونچے اونچے درختوں پر کبھی بڑے بڑے میدانوں میں بھاگتی دوڑتی پھرتی ہے۔ یہ سمجھتی ہے کہ ساری کی ساری دنیا جیسے میرے ہی لئے بنائی گئی ہو یہ جانور بیحد عجیب وغریب ہوتا ہے۔

خوراک:۔گلہری ہمیشہ سوکھی اور تازی روٹی، سیب، ناشپاتی، امرود، کیلا، اخروٹ، بادام، تقریباً خشک میوے سب کھاتی ہے۔

گلہری کے طبّی فوائد

گلہری کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ ہمیشہ پنجوں کو دبا کر کھاتی ہے گوشت اسکا سیاہی مائل ہوتا ہے اسکا گوشت نہایت ہی گرم ہوتا ہے جنون پیدا کرتا ہے اور اسکا گوشت موٹا

نہیں ہوتا۔ خون کا ایک لوتھڑا لب لبا ملائم ہوتا ہے اور سفید سفید لب لبے پر نشانات ہوتے ہیں۔ گلہری اگر کسی کو کاٹ لے تو آڑو کے بیج کی گیری ملنے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے گلہری کی دم کے بالوں کے برش بنتے ہیں۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
گلہری				سیاہی مائل سفید داریاں کالی	نامعلوم	مشہور جانور ہے	گرم خشک	خون اور انتون	کچھ نہیں		زحل	معلوم نہیں	حرام ہے

گھوڑا (الْخَیْلُ)

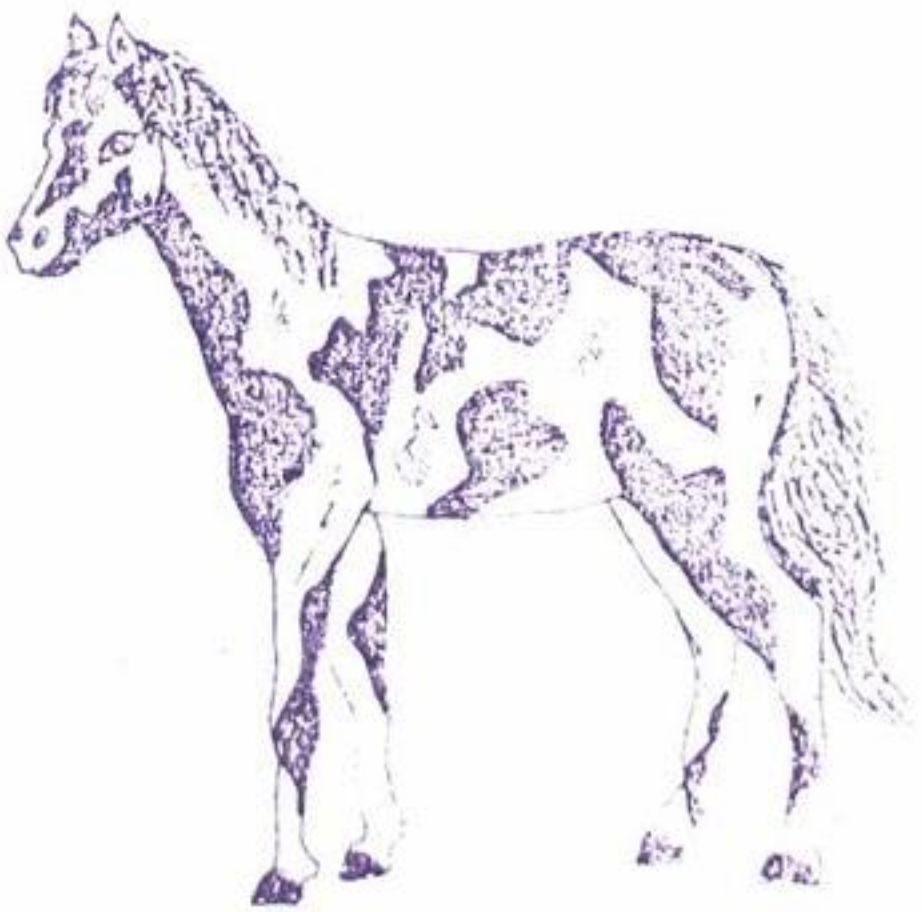

گھوڑا ایک مشہور شریف النسب تیز رفتار چوپایہ ہے جس کا سب سے بڑا شرف یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کی قسم کھائی ہے۔ والعٰدیٰت ضبحا الخ اور مختلف جگہوں پر کلام پاک میں اور حدیثوں میں گھوڑوں کا ذکر ملتا ہے۔ ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم

صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھلائی اور خیر قیامت تک گھوڑے کی پیشانی میں رکھ دی گئی ہے، گھڑ دوڑ کا تذکرہ گھوڑوں کو پالنے کی فضیلت و برکت نیز ان پر خرچ کرنا، ان کی پیشانی پر بشفقت ہاتھ پھیرنا، عمدہ نسل کی تلاش وغیرہ کثرت گھوڑوں کے بارے میں ہدایات ملتی ہیں، سواریوں میں عمدہ سواری گھوڑے کی ہوتی ہے۔

گھوڑے کی قسمیں

گھوڑے کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض کسی مخصوص خطے، ملک اور شہر کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ بعض اپنی تیز رفتاری اور شریف النسب ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں۔ بعض عربی النسل اور عجمی النسل ہوتے ہیں۔ بعض صرف گھڑ دوڑ کے لئے ہوتے ہیں اور بعض میدانِ جنگ میں نمایاں خدمت انجام دیتے ہیں، گھوڑوں کے اوصاف، قد و قامت اور بعض خصوصیات کے سب مختلف نام رکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں • مُجل • مصل • تال • بارخ • مرتاح • خطی • عاطف • مؤمل • سکیت • فکل۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں کے نام

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہا گھوڑوں پر سواری فرمائی ہے اور مختلف نام آپ کے گھوڑوں کے سکب، مرتجز، لحیف، لزاز، جلاوح، فرس، ورذ وغیرہ حدیث شریف میں ذکر کئے گئے ہیں۔

گھوڑے کی صفات

گھوڑے کی طبیعت میں غرور اور تکبر ہوتا ہے۔ یہ اپنی ذات میں مگن رہتا ہے لیکن اس کے باوجود اپنے مالک سے پیار و محبت کرتا ہے کسی دوسرے جانور کا باقی ماندہ چارہ یا خوراک نہیں کھاتا، گھوڑی بہ نسبت گھوڑے کے زیادہ شہوت رکھتی ہے اسی لئے اکثر گھوڑوں کے علاوہ دیگر جانوروں کے ساتھ لگی رہتی ہے بعض ماہرین نے کہا کہ گھوڑی کو بہت قلیل مقدار میں حیض آتا ہے نیز گھوڑا انسانوں کی طرح خواب بھی دیکھتا ہے۔ ایک خاص عادت گھوڑے میں یہ بھی ہے کہ وہ گدلا پانی پیتا ہے۔ اسی لئے بعض مرتبہ صاف پانی کو گدلا کر دیتا ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ گھوڑے کے تلی نہیں ہوتی۔

گھوڑے کا شرعی حکم

امام شافعیؒ کے نزدیک گھوڑے کی وہ تمام اقسام جن پر گھوڑوں کا نام بولا جاتا ہے حلال ہیں، امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام احمدؒ وغیرہ کا بھی ایک قول یہی ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اوزاعیؒ وغیرہ نے گھوڑے کے گوشت کو مکروہ لکھا ہے۔

گھوڑے کے طبّی فوائد

سوختہ گوشت رطوبی اس حال کو نفع دیتا ہے اور اس کو بھون کر کھانا مولد اخلاط فائدہ ہے گوشت اسکا سخت دلی اور شجاعت بڑھاتا ہے ہمراہ دودھ کے اسکے کباب سرد مزاج والوں کو باہ قوت دیتے ہیں سرگین اس کا گدھے کے سرگین کے قائم مقام ہوتا ہے اس کا تازہ خون نکلا ہوا زہر قاتل کا کام دیتا ہے کہا جاتا ہے کے اس کی داڑھی پیٹھ پر باندھنے

سے درد کمر نہیں ہوتا اسی کا پنیر مایہ بقدر ے ۲ ماشہ پرانے دستوں کو بند کر دیتا ہے اور آنتوں کے زخموں کو مفید ہے اور بہت سے کاموں میں آتا ہے۔ اور دودھ اسکا چیچک کے مریضوں کو پلانے سے دانے جلد سے جلد پک جاتے ہیں۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
گھوڑا	اسپ	فرس	گھوڑا	خود مختلف گوشت سرخ	قدرے نمکین	مشہور ہے	گرم خشک ۲	گرم مزاجوں کو اور ثقیل	نامعلوم	دہی گھی	شمس	حابس اسہال مقوی باہ	حسب حاجت

گرگٹ (الحرباءُ)

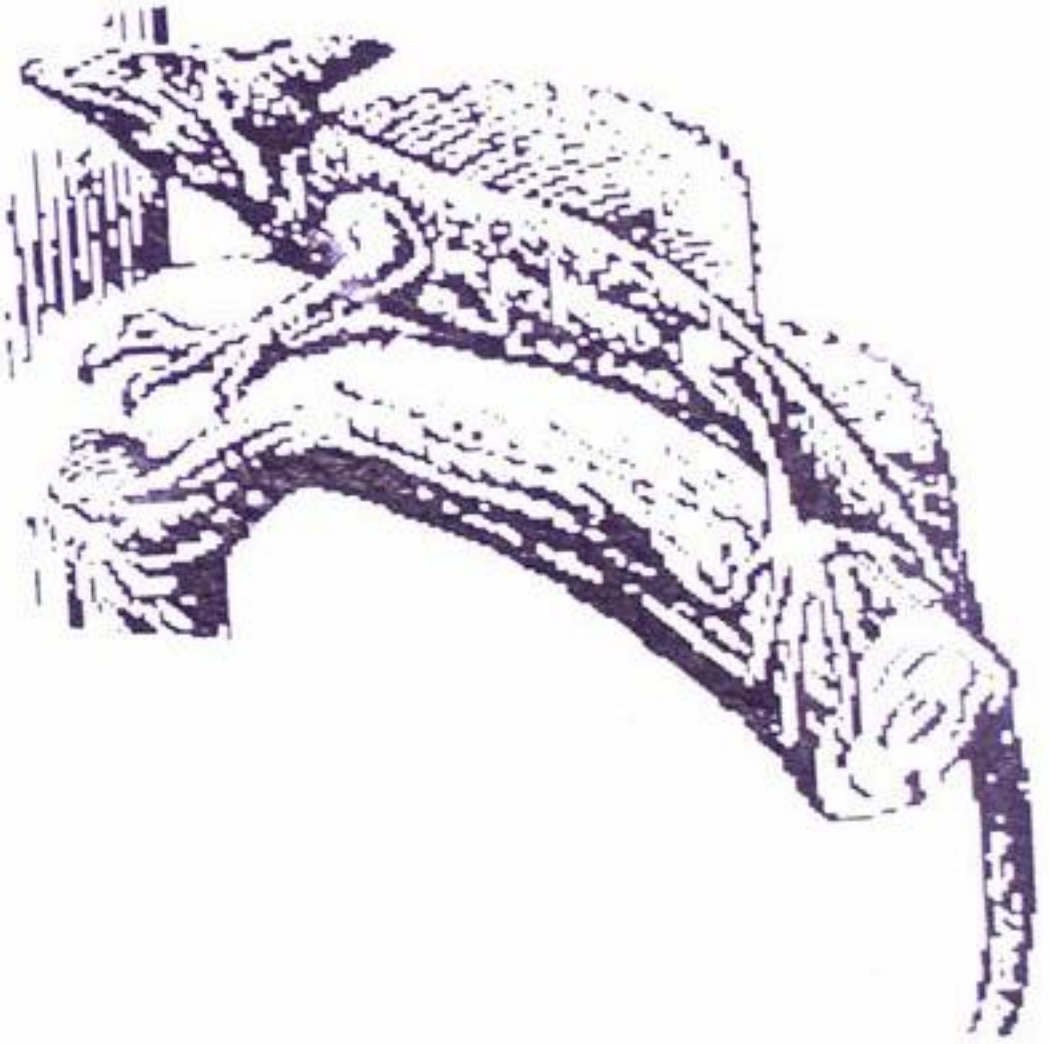

گرگٹ جسم وجثہ میں چھپکلی کی مانند ہوتا ہے۔ پیدائشی طور بطئ السیر واقع ہوا ہے، اپنا رنگ تبدیل کرنے میں گرگٹ ضرب المثل ہے۔ چنانچہ یہ جس درخت پر جاتا ہے اسی کا رنگ بدل لیتا ہے جب خطرہ محسوس کرتا ہے تو جلدی جلدی مختلف رنگ اور شکلیں پیدا کر لیتا ہے اس تغیر کو دیکھ کر ہلاک کرنے والا شخص فوراً اس سے خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ جب

اس کو بھوک لگتی ہے تو برق رفتاری سے اپنے شکار مکھی وغیرہ کو اچک لیتا ہے۔ گرگٹ ہمیشہ سورج کی طلب اور جستجو میں رہتا ہے۔ چنانچہ طلوع آفتاب کے ساتھ ہی یہ بھی اس کے نقش قدم پر مصروف سفر ہو جاتا ہے اور اس کو غور سے دیکھتا رہتا ہے۔ گرگٹ چالاک جانور ہے اور ماہرین نے اس کو مجوسی کہا ہے۔

گرگٹ کا شرعی حکم

اس کا کھانا جائز نہیں کیونکہ یہ چھپکلی کی اقسام میں سے ہے بلکہ بذات خود اس کے اندر علت حرمت موجود ہے چونکہ یہ ذوات سموم میں سے ہے

گرگٹ کے طبّی فوائد

گرگٹ کی پلکوں کے بال اکھاڑ کر بالوں کی جڑ میں گرگٹ کا خون لگانے سے بال نہیں اگتے۔ اگر کسی شخص کی بینائی کمزور ہو اور آنکھ میں دھندلا پن ہو تو اس کا پت آنکھ میں بطور سرمہ استعمال کرنے سے بینائی میں قوت اور دھندلا پن ختم ہو جاتا ہے اگر کسی کے سر میں پھوڑے پھنسیاں ہوں تو اس کی چربی کو لوہے کے برتن میں گرم کر کے خون اور پانی بقدر چربی ملا کر پھوڑے پھنسیوں پر لگانے سے انشاء اللہ پہلی مرتبہ میں ہی صاف ہو جائیں گے گرگٹ کو روغن کنجد میں ملا کر تیل کا طلا خناق کو دور کرتا ہے

گھریلو گدھا (الحمار الاھلی)

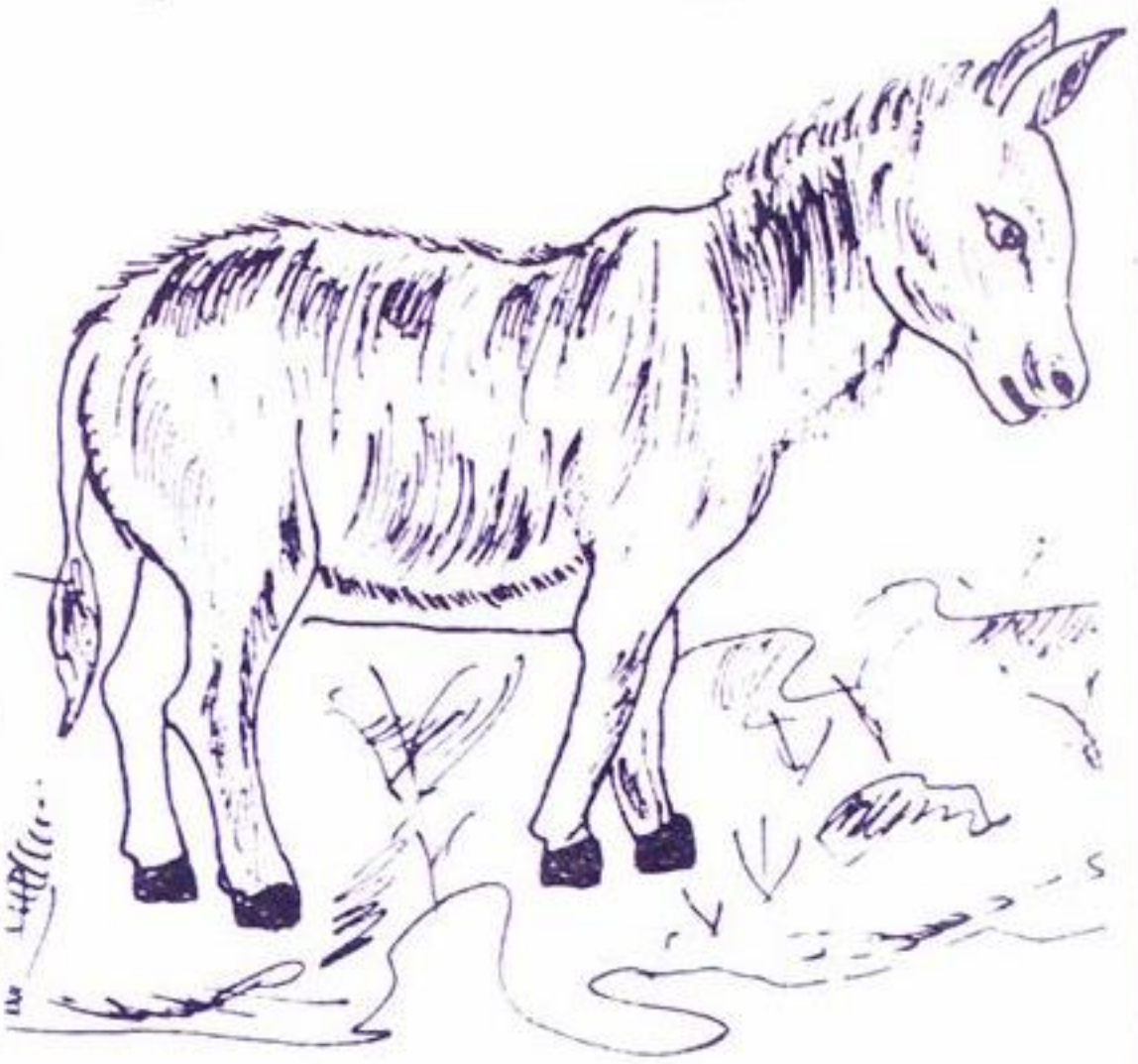

گدھا مشہور بار برداری کے لئے محنتی چوپایہ ہے عربی میں گدھے کے بہت سے نام مشہور ہیں، ابوزیاد، ابوصابر گدھے کی کنیت اور امّ محمود تولب، امّ جحش، امّ وہب، گدھی کی کنیت عربی میں زبان زد ہیں۔ گدھے کے اندر بہت سے اوصاف ہیں، گدھا جس راستہ سے ایک بار گذرتا ہے۔ پھر اس راستہ کو کبھی نہیں بھولتا، نیز اس کی قوۃ شامہ بھی تیز ہوتی ہے۔ جس کے سبب وہ بہت دور سے شیر کی بو سونگھ لیتا ہے نیز کوئی حیوان ایسا نہیں جو اپنے غیر جنس حیوان پر جفتی کرتا ہو لیکن گدھا اور گھوڑا ایسے جانور ہیں جو باہم ایک دوسرے پر جفتی کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں ایک نئی نسل خچر پیدا ہوتا ہے گدھا بوجھ اٹھانے اور اپنے بھولے پن میں مشہور ہے نیز حماقت اور بے وقوفی بھی اس جانور کی زبان زد ہے اسی لئے ان دونوں چیزوں میں انسان کو گدھے کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔ آواز بھی گدھے کی ناگوار ہوتی ہے جس کے متعلق قرآن شریف میں ارشاد ربانی ہے اِنَّ اَنکَرَ الاَصوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ۔

گدھے کی سواری

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گدھے کی سواری فرمائی ہے۔ عقیر اور یعقور آپ کے گدھوں کے نام حدیث شریف میں آتے ہیں۔

گدھے کا شرعی حکم

اس کا کھانا حرام ہے، شروع اسلام میں متعہ اور گدھے کا گوشت حلال تھا مگر جنگ خیبر کے موقع پر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو حرام قرار دیا تھا۔

گائے (البقر الاھلی)

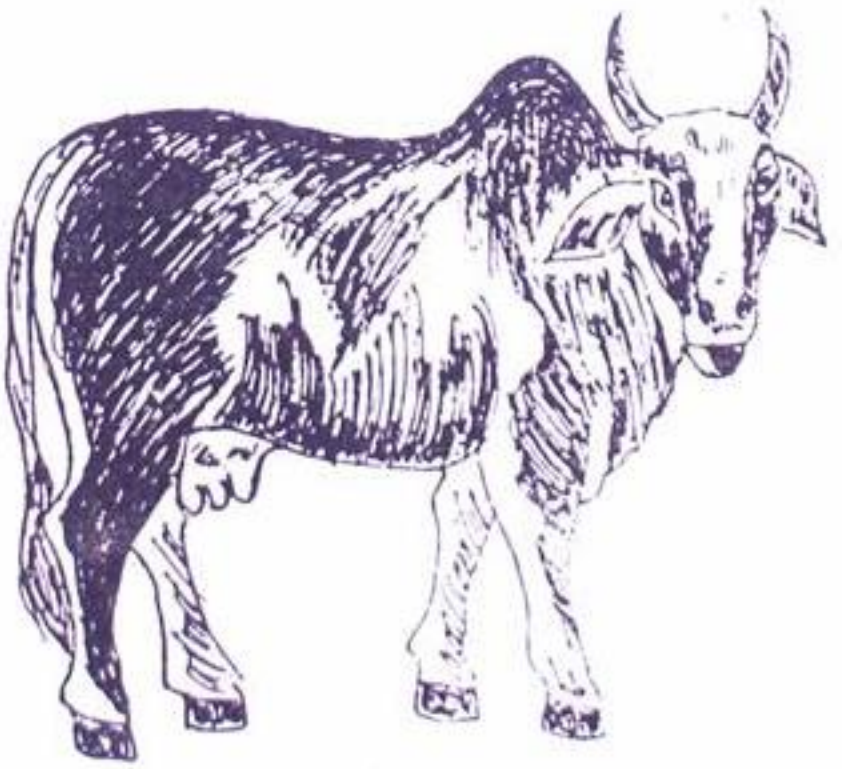

گائے ایک مشہور دودھ دینے والا، گھروں میں پالے جانے والا معروف اور مانوس چوپایہ ہے، گائے کی کئی قسمیں ہیں، بعض عربی النسل ہوتی ہیں، بعض امریکہ نیز دوسرے ممالک کی طرف منسوب ہیں، رنگ بھی گائے کا سفید، سیاہ، سرخی مائل، نیلا، مختلف ہوتا ہے اور دودھ دینے میں بھی بعض قسم کم زیادہ ہوتی ہیں۔

گائے کی خصوصیات

گائے، بیل، طاقتور اور نفع بخش جانور ہوتے ہیں، حق تعالیٰ نے انہیں انسانوں کے تابع اور فرمانبردار بنا کر پیدا کیا ہے۔ درندوں کی طرح یہ جانور اپنے دشمن سے خود مدافعت نہیں کرتا بلکہ انسان ہی ان کے دشمنوں سے نجات دلاتا ہے اور ان میں ہونے والے مضرات اور نقصانات کو دور کرتا ہے، اس لئے جانور اور دیگر پالتو جانور انسانوں کے زیر اطاعت رہتے ہیں، گائے میں ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ اپنے نر سے نسبت نر کے زیادہ باریک اور پتلی ہوتی ہے لیکن گائے میں ایسا نہیں بلکہ گائے کی آواز اس کے نر (بیل) سے زیادہ بلند ہوتی ہے۔ گائے کو جب جفتی کی خواہش ہوتی ہے تو بہت زیادہ بدکتی ہے۔ گائے کا ذکر قرآن شریف اور احادیثِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں بہت سی جگہوں پر کیا گیا ہے اور قربانی کے پاکیزہ جانوروں میں گائے کو شمار کیا ہے۔ نیز حدیث شریف میں اس کے دودھ اور گھی کی فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے مگر اس کا گوشت زیادہ مفید نہیں رہتا۔

گائے کا شرعی حکم

ائمۂ اربعہؒ کے نزدیک بالاتفاق گائے کا گوشت حلال وطیب ہے گائے کی قربانی پسندیدہ اور فضیلت والی ہے، خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی فرمائی ہے۔

گائے کے طبّی فوائد

گائے بیل کی چربی کو سرخ ہڑتال میں ملا کر گھروں میں دھونی دی جائے تو اس سے

سانپ، بچھو اور کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں نیز گائے کی چربی اگر کسی برتن میں مل دی جائے تو اس میں مچھر جمع ہو جاتے ہیں اس کے سینگ کو باریک پیس کر پینے سے شہوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

گائے کا گوشت غلیظ دیر ہضم اور نفاخ ہے ورم طحال داد الفیل جذام تر و خشک خارش پیدا کرتا ہے کثرت اس کی مضر ہے بالخاصہ درد مفاصل نقرس اور عرق النسا والو کو بہتر گوشت گوسالہ کا ہے چربی دور کردہ کی یخنی ہمراہ سرکہ کے یرقان اور صفراوی دستوں کو نافع ہے بھیجا مقوی ہے گائے کا سینگ ۴ ماشہ اس کا برادہ آب سرد کے ہمراہ پلانے مانع رعاف ہے اور شربت مازو کے ہمراہ دستوں کو روکتا ہے سوختہ سینگ اور ناک کی ٹھہری کا بھی یہی اثر ہے سم سوختہ مجفن مسکن درد اور مجلی ہے دو ماشہ ہر روز ہمراہ سکنجبین کے دافع ورم طحال و مقوی باہ ہے دو ماشہ شہد کے ہمراہ کچوروں کا مخرج ہے۔

گائے کا پتہ کا سراس کا مجلی بصر دافع جالا دہند و غبار ہے کان میں ٹپکانا مسکن درد گوشت اور دافع چرک ہے۔ ہمراہ شہد کے چٹانا خناق کو نافع طلا اس کا جل کے نشانوں کو مٹاتا ہے اور محلل ورم ہے فرزجہ متقی رحم اور ہمراہ نظروں کے نافع برص و خارش ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
گائے	گاؤ	بقر	گوا	خود مختلف رنگ	متصل دیگر گوشتوں کے	مشہور ہے	گرم خشک	مولد امراض مودودی	دارچینی مرچ سیاہ انجیل	بھینس کا گوشت	مریخ	مسمن بدن مقوی باہ	بکثرت کھاتے ہیں

گوہ (الضَّبُّ)

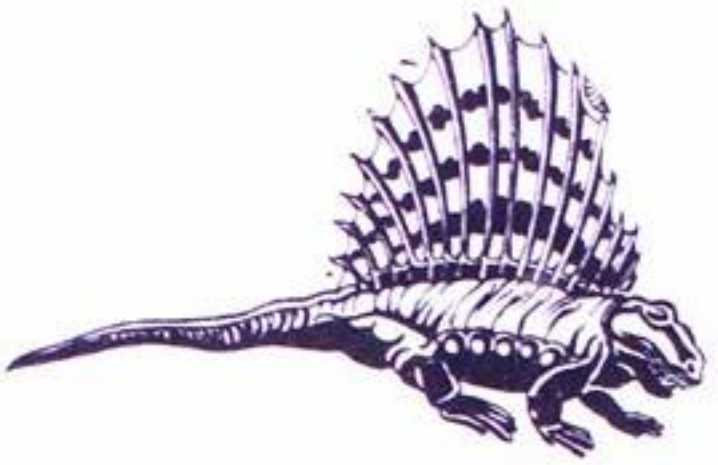

گوہ ایک خشکی کا جانور ہوتا ہے جو سمار اور جنگلی چوہے کے مشابہ ہوتا ہے۔ یہ جانور طویل عمر کا ہوتا ہے، پانی نہیں پیتا، کئی سو سال تک زندہ رہ جاتا ہے اس کے دانت الگ الگ نہیں ہوتے بلکہ پورے دانتوں کا

ایک قطعہ ہوتا ہے اور مضبوط ہوتے ہیں اس لئے کبھی اس کے دانت نہیں گرتے، بعض ماہرین نے کہا ہے کہ گوہ کے نر کے دو ذکر اور اس کی مادہ کے دو فرج ہوتی ہیں، گوہ زمین میں گڈھا کھود کر انڈا دیتی ہے پھر اس کو مٹی میں دبا دیتی ہے، چالیسویں دن بچہ نکل آتا ہے۔ گوہ اپنے بل سے کم بینائی کی حالت میں نکلتی ہے اور پھر سورج کو تک کر اپنا گھر بلند مقامات پر بناتی ہے، گوہ اور بچھو میں دوستی ہوتی ہے اسی وجہ سے اپنے سوراخ میں گوہ بچھو کو رکھتی ہے کہ اگر کوئی اس کو پکڑے اور اس کے بل ک میں ہاتھ ڈالے تو بچھو اس کو ڈنک مار دے۔

گوہ کا شرعی حکم

حنفیہ کے نزدیک گوہ حرام ہے مگر شوافع کے یہاں اس کا کھانا حلال ہے۔

گوہ کے طبّی فوائد

مقوی باہ ہے مگر گرم مزاج والوں کو کرب پیدا کرتا ہے سرکہ کے ہمراہ پکانا اولیٰ ہے کہ گل جائے سرتر کاریاں دھنیہ کاسنی زیرہ وغیرہ ڈالکر استعمال کرنا چاہئیے یہ اسکے مصلح ہیں اسکی کھال کا سوختہ کا لیپ اعضاء کو بے حس کر دیتا ہے سرگین کا سرمہ مجلی بصر ہے اور پیٹ چاک کے مقام ماؤف پر باندھنا کانٹے اور تیر کا جاذب ہے طلا کلف اور بہق کو نافع ہے ان کے حلال ہونے میں علماء کا اختلاف ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
گوہ	سوسمار	ضب	گوہ	سفید مائل سرخ	خراب بدمزہ	دمدار سیاہی مائل زرد رنگ کا جانور جسم کھردرا دم بیحد کھردرا	گرم خشک ۳	گرم مزاجوں کو نہایت مضر	دھنیا زیرہ کاسنی وغیرہ	سانڈہ	مریخ	ہمراہ مصلحت مقوی باہ	بہت ہی قلیل

گینڈا (الکر کند)

گینڈا ایک مشہور جنگلی جانور ہے جو مثل بھینسے کے ہوتا ہے اور اس کی ناک پر ایک مضبوط سینگ ہوتا ہے۔ گینڈا جس جنگل میں رہتا ہے اس میں دور دور تک کوئی دوسرا جنگلی جانور نہیں رہتا۔ تمام جانور اس سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں گینڈے کے سینگ بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ بعض حضرات کا یہ بھی خیال ہے کہ گینڈے کے تین سینگ ہوتے ہیں ایک ناک پر اور باقی دو کانوں پر ہوتے ہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ یہ اپنے سینگ سے ہاتھی جیسے بڑے جانور کو بھی مار دیتا ہے۔ گینڈے کی زبان پر ایک کانٹا ہوتا ہے اگر کسی انسان یا جانور کو اپنی زبان سے چاٹ لے تو بہت جلد تمام گوشت کو ہڈیوں سے جدا کر دیتی ہے کہا جاتا ہے کہ شاہان چین (قدیم زمانہ) میں جب کسی مجرم کو سخت اور تیز سزا دینا چاہتے تو اس شخص کو گینڈی کے سامنے ڈلوا دیتے تھے۔ چنانچہ وہ چند لمحوں میں اس کے تمام جسم کو چاٹ کر ہڈیوں کے ڈھانچے میں تبدیل کر دیتی تھی۔ گینڈا ہاتھی اور انسان کا خاص طور پر دشمن ہے اگر کسی انسان کو دیکھ لیتا ہے تو اس کو ہلاک کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔

گینڈے کا شرعی حکم

احناف کے یہاں گینڈا حرام ہے مگر شوافع اسکے حلال ہونے کی طرف گئے ہیں۔

گینڈے کے طبّی فوائد

گینڈے کے سینگ میں ایک شاخ ہوتی ہے جس کی عجیب خاصیتیں ہیں اگر درد قولنج کا مریض اس کو اپنے ہاتھ میں رکھے تو فوراً درد ختم ہو جائیگا اور اگر دردزہ میں مبتلا عورت اس کو اپنے ہاتھ میں رکھے تو فوراً ولادت ہو جائیگی اور اگر اس کو تھوڑا سا گھس کر مرگی والے مریض کو پلا دیا جائے تو وہ فوراً ہوش میں آ جائیگا، اگر کوئی شخص اس کو اپنے پاس رکھے تو وہ نظر بد سے محفوظ رہے گا اگر گینڈے کی داہنی آنکھ کسی انسان کے بدن پر لٹکا دی جائے تو وہ جن اور سانپوں سے محفوظ رہے گا۔

اسکے سم اور سینگ کی دھونی ولادت کی تنگی اور بواسیر کو نافع ہے اور اسکے سینگ کے برتن میں پانی پینا یا سینگ کی انگوٹھی پہننا بواسیر کو مفید ہے اور اس کی کھال کا روغن مدلل جراحت ہے۔ اسکے گوبر کا ضحاد سخت ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
گینڈا	کرگدن	جریش		سیاہ		جانور ہے عظیم الجثہ قوی اس کی تھوتھنی پر سینگ ہوتا ہے	گرم خشک	کھاتے نہیں	سرد تر اشیا و روغن	نامعلوم	مریخ	نافع بواسیر	حرام ہے خارجاً مستعمل ہے

مگرمچھ (تمساح)

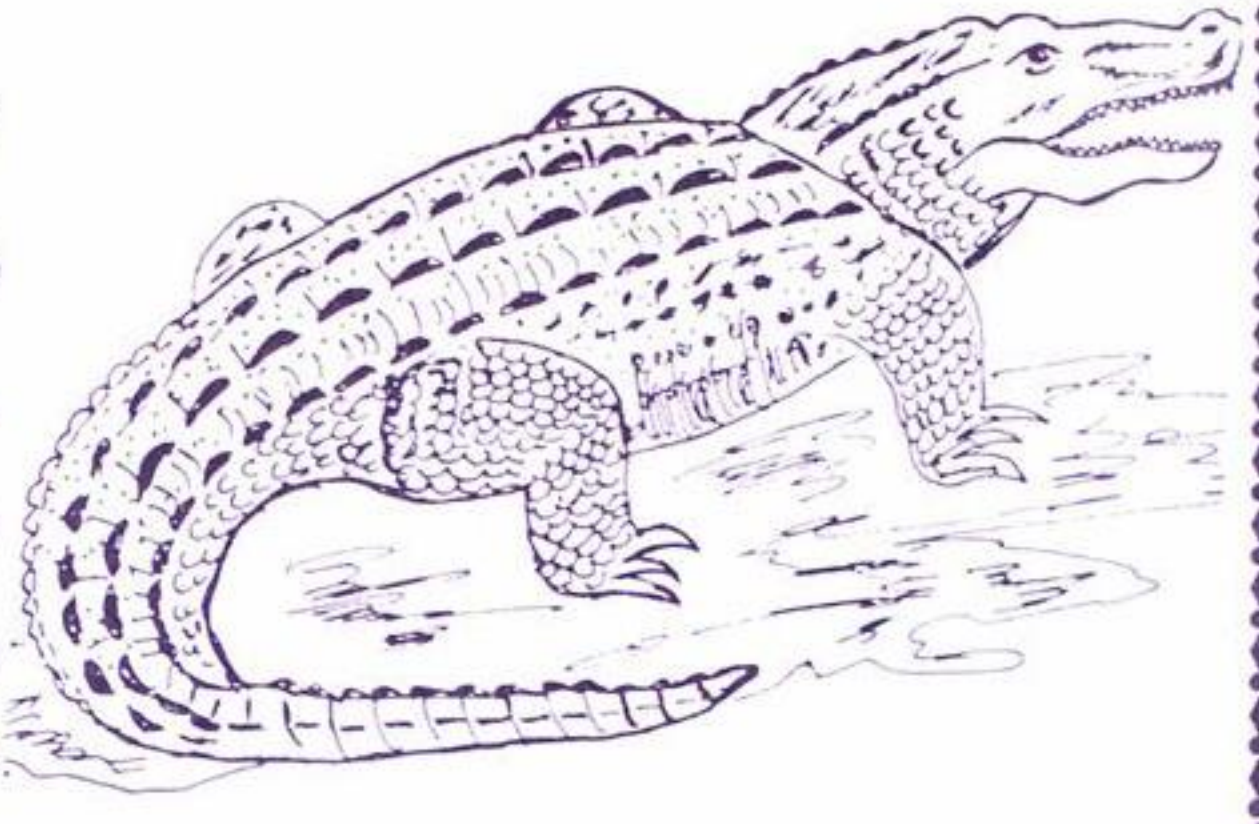

مگرمچھ پانی کا ایک عجیب وغریب مشہور جانور ہے۔ جس کا منھ بڑا اور دم لمبی ہوتی ہے امام قزوینی نے کہا کہ مگرمچھ آبی جانوروں میں سب سے زیادہ عجیب اور انوکھا ہوتا ہے اس کے اوپر والے جبڑے میں ساٹھ کچلی کے دانت اور نیچے والے جبڑے میں چالیس کچلی کے دانت اور دو وسط میں ہوتے ہیں اس کی زبان لمبی اور پشت کچھوے جیسی ہوتی ہے جس میں لوہا بھی اثر انداز نہیں ہوتا۔ چار پیر ہوتے ہیں پانی میں مگرمچھ کی گرفت بہت تیز ہوتی ہے قد وقامت بعض کا دس گز لمبا اور دو گز چوڑا ہو جاتا ہے گھوڑے جیسے بڑے جانور کا بھی شکار کر لیتا ہے یہ جب اپنی مادہ سے جفتی کرنا چاہتا ہے تو نر مادہ دونوں خشکی کی طرف آتے ہیں اور مادہ کو چت لٹا کر نر اپنی جنسی خواہش پوری کرتا ہے مگرمچھ میں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ اس کے پاخانہ کا مقام نہیں ہوتا جب شکم سیر ہو جاتا ہے تو خشکی میں آ کر اپنا منھ کھول لیتا ہے۔ ''قطقاط'' نامی پرندہ مگرمچھ کے منھ سے اپنی غذا

حاصل کرلیتا ہے۔جس سے مگر مچھ کوسکون حاصل ہوجاتا ہے ماہرین حیوانات نے یہ بھی لکھا ہے کہ مگر مچھ کے ساٹھ کچلی کے دانت ہوتے ہیں اور ساٹھ رگیں ہوتی ہیں اور ساٹھ ہی مرتبہ جفتی کرتا ہے اور ساٹھ ہی انڈے دیتا ہے اور ساٹھ ہی سال زندہ رہتا ہے۔

مگر مچھ کا شرعی حکم

مگر مچھ کا گوشت حرام ہے۔

مگر مچھ کے طبّی فوائد

جس کی آنکھ دکھ رہی ہو اس کے لئے مگر مچھ کی آنکھ باندھنا بہت مفید رہتا ہے اگر بائیں آنکھ دکھ رہی ہو تو بائیں آنکھ اور دائیں آنکھ دکھ رہی ہو تو دائیں آنکھ باندھ لی جائے جس کے کان میں درد ہو اس کی چرتی کان میں ڈالنا فائدہ دیتی ہے امام قزدینی نے لکھا ہے کہ اگر کسی کو کپکپی کی شکایت ہو تو مگر مچھ کے بائیں جانب کا پہلا دانت باندھ کر لٹکا لے تو کپکپی جاتی رہے گی۔اور اگر کسی کو مرگی کی شکایت ہو تو اس کو مگر مچھ کے جگر کی دھونی دینے سے یہ شکایت جاتی رہے گی۔

جوں (القُمَّل)

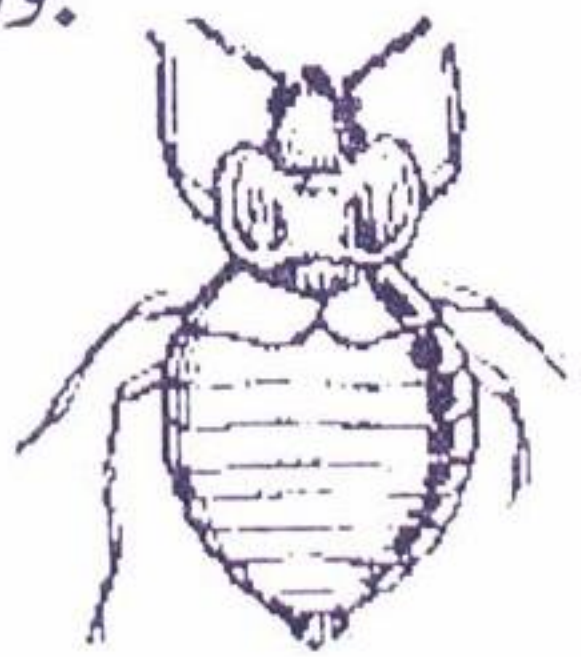

جوں مشہور و معروف ایک کیڑا ہے جو بدنِ انسان اور اس کے کپڑوں میں کثافت اور گندگی سے پیدا ہوتا ہے۔جوں کی مادہ نر سے بڑی ہوتی ہے اور وہ

انڈے دیتی ہے بعض ماہرین نے کہا ہے کہ جوں کے اندر یہ چیز طبعی ہے کہ جس جگہ وہ پیدا ہوتی ہے یا رہتی ہے اس چیز کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ سیاہ بالوں کی جوں سیاہ رنگ کی اور سفید بالوں کی جوں سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اسی طرح طرح سرخ بالوں میں ہوگی تو اس کا رنگ بھی سرخ ہوگا۔ انسان کے علاوہ مرغی، کبوتر، بندر، گدھ، بیل، بھینس، دیگر حیوانات کے بھی جوں پیدا ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں اور حدیث شریف میں بھی بہت سی جگہوں پر جوں کا ذکر آیا ہے۔

جوں کا شرعی حکم

جوں کا کھانا بالاتفاق منع اور حرام ہے اس لئے کہ یہ کیڑے مکوڑے کے حکم میں ہے۔

جوں کے طبّی فوائد

اگر عورت اپنے سر بالوں کو چقندر کے پانی سے دھونے لگے تو سر میں کبھی جوں پیدا نہیں ہوگی، ایسے ہی اگر بدن کو سرکہ اور سمندر کے پانی سے دھودیں تو بدن پر موجود تمام جوئیں مرجائیں گی، امام جاحظ نے کہا ہے کہ جذام کے مریض کے کپڑوں اور بدن پر جوئیں پیدا نہیں ہوتیں اگر زندہ جوں کھانے میں گر جائے تو اس کے کھانے سے نسیان پیدا ہوتا ہے۔

چھ جوئیں باقلا کے دانے میں ڈال کر کھلانا تپ ربع والے کو مفید ہے اور مجرب ہے شناخت حمل کے طور پر عورت اپنی ہتھیلی پر رکھ کہ اس پر اپنا دودھ نچوڑے اگر جوں مرجائے تو حاملہ لڑکا جنے گی ورنہ لڑکی جنے گی۔ سر پر کچھ جوؤں کا لیپ کرنا تمام جوؤں سے محفوظ

رکھتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
بُھوں	سپش	قثقام		بالوں کی سیاہ اور کپڑوں کی سفید	کھاتے نہیں حرام	مشہور ہے	مذکور نہیں	کمزور کرتی ہیں		کپڑے کی جوئیں	زحل	تپ ربع	حرام ہے

نیل گائے (البقر الوحشی)

نیل گائے مشہور جنگلی جانور ہے جو مختلف قسم کی ہوتی ہے، جسم نیل گائے کا مضبوط اور گھٹا ہوا ہوتا ہے۔

نیل گائے کی خصوصیات

یہ جانور انتہائی پھرتیلا اور چست ہوتا ہے انسانوں سے بدکتا ہے رفتاری بھاگنے میں بہت تیز ہوتی ہے۔ نیل گائے گرمی کے موسم میں پانی خوب سیر ہو کر پیتی ہے۔ شدت پیاس میں جب پانی نہیں ملتا تو صبر کرتی ہے اور ہوا پر قناعت کرتی ہے۔ نیل گائے کے سینگ ٹھوس ہوتے ہیں اور یہ شہوت پرست ہوتی ہے اپنے سینگوں کی مدد سے نیل

گائے اپنی اور اپنے بچوں کی شکاری کتوں اور درندوں سے حفاظت کرتی ہے۔ نیل گائے کا ذکر حدیث شریف میں بھی ملتا ہے۔

نیل گائے کا شرعی حکم

نیل گائے اور اس کی تمام قسموں کا گوشت بالاتفاق حلال اور پاکیزہ ہے۔

نیل گائے کے طبّی فوائد

فالج والے شخص کو نیل گائے کا مغز کھانا بہت فائدہ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص نیل گائے کا سر اپنے ساتھ رکھے تو درندے اس کے قریب نہیں آئیں گے اگر اس کے سینگ، کھال اور کھروں کی دھونی گھروں میں دی دجائے تو سانپ بچھو بھاگ جائیں گے، نیل گائے کے بالوں کی دھونی سے بھی کیڑے مکوڑے اور چوہے بھاگ جاتے ہیں۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
نیل گائے	گاؤ	بقر	گوا	نیلے رنگ کا جانور	مشتمل دیگر گوشتوں سے	مشہور ہے	گرم خشک	مولد امراض	گھی انجیل	گوشت بکرا	مریخ	مقوی باہ	بکثرت کھاتے ہیں

مچھلی (السمک)

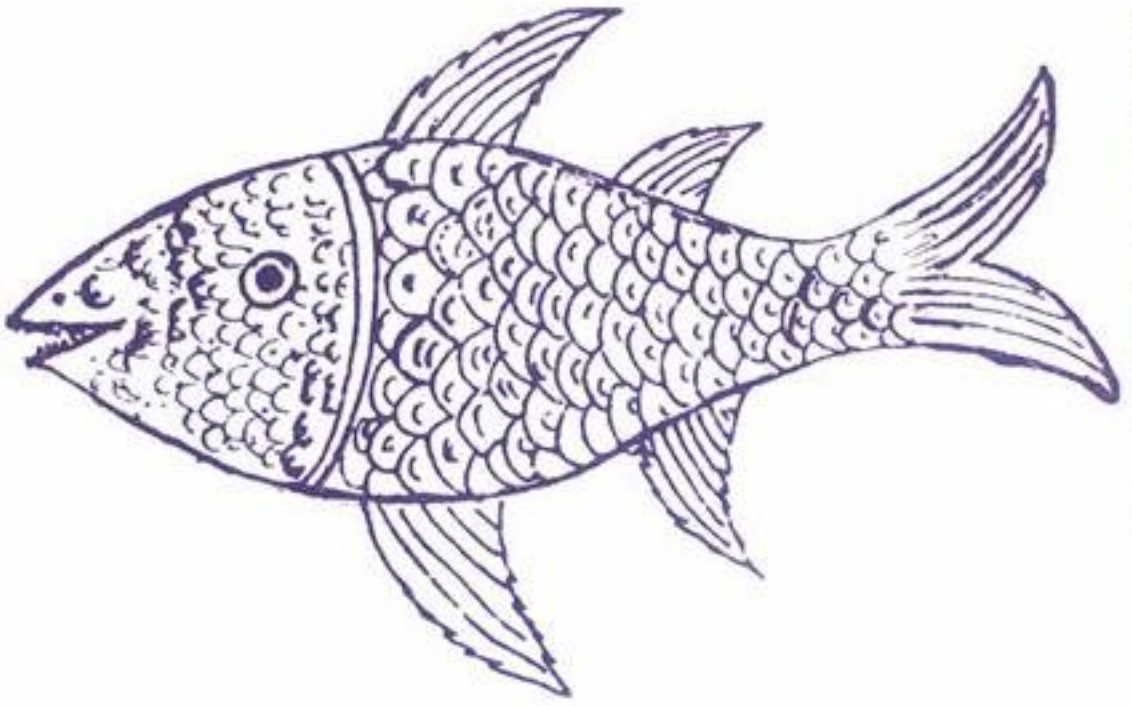

مچھلی پانی میں پیدا ہونے والا مشہور جانور ہے اس کی رنگ برنگی چھوٹی بڑی بے شمار مختلف قسمیں ہیں۔ ہم ذیل میں مچھلی کے کچھ اوصاف اور اس کی چند قسموں کا ذکر کرتے ہیں۔ مچھلی پانی میں اس طرح سانس لیتی ہے جس طرح کہ انسان اور خشکی کے دوسرے جانور ہوا میں سانس لیتے ہیں مچھلی اپنے قیام زندگی کے لئے ہوا سے مستغنی ہے۔ امام غزالیؒ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ مچھلی ہے۔ مچھلی کا معدہ اس کے منہ کے قریب ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ بہت کھاتی ہے مچھلی کے گردن نہیں ہوتی اور اس کے شکم میں ہوا بالکل داخل نہیں ہوتی اور نہ وہ بولتی ہے۔ بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ مچھلی کے پھیپھڑے بھی نہیں ہوتے بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا جاتی ہے اسی لئے چھوٹی مچھلیاں کم پانی مین کنارے کے قریب رہتی ہیں۔ مچھلی پانی میں بہت تیز رفتار سے دوڑتی ہے۔ بعض مچھلیاں نر مادہ کی جفتی سے اور بعض محض کیچڑ سے پیدا ہوتی ہیں بعض مچھلیاں موسم کے اعتبار سے جگہ بدلتی ہیں اور بعض ہر حال میں اور ہر موسم

میں ایک جگہ رہتی ہیں بعض مچھلیاں سانپ کے مثل ہوتی ہیں۔ چند مچھلیوں کے نام اور اوصاف درج ذیل ہیں۔

شبوط :- یہ مچھلی بہت چکنی ہوتی ہے اس کی دم پتلی ہوتی ہے سر چھوٹا اور جسم کا درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے اس قسم میں نر زیادہ اور مادہ کم ہوتی ہیں جب یہ مچھلی جال مین پھنس جاتی ہے اور اس کا نکلنا دشوار ہوتا ہے تو یہ ایک نیزہ کے بقدر پیچھے کو ہٹتی ہے اور اپنے جسم کو سکیڑ کر کودتی ہے بعض مرتبہ دس ہاتھ کی اونچائی تک بلندی میں جست لگاتی ہے اور جال توڑ کر نکل جاتی ہے اس مچھلی میں گوشت کافی مقدار میں ہوتا ہے۔

زامور :- یہ ایک چھوٹی قسم کی مچھلی ہوتی ہے جو انسانوں کی آواز پر فریفتہ ہوتی ہے اس لئے انسان کی آواز سننے کے لئے سمندر کے کنارے اور کشتیوں کے قریب آتی ہے۔

دلفین :- یہ مچھلی ڈوبتے ہوئے کو بچاتی ہے اور اس کو اپنی کمر کا سہارا دے کر تیرنے میں اس کی اعانت کرتی ہے یہ مچھلی کسی کو اذیت نہیں پہنچاتی اس کی غذا صرف مچھلیاں ہیں یہ اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے اور جہاں بھی جاتی ہے بچے اس کے ساتھ رہتے ہیں اس مچھلی کو طبعاً انسان بالخصوص بچوں سے انسیت ہوتی ہے۔

خطاف :- یہ مچھلی سمندر میں رہتی ہے اس کی پشت پر دو کالے رنگ کے پر ہوتے ہیں یہ مچھلی کبھی کبھی پانی سے نکل کر ہوا میں اڑتی ہے اور پھر پانی میں آجاتی ہے۔

حوت الحیض:- یہ سمندر میں ایک بڑی مچھلی ہوتی ہے جو بڑی سے بڑی کشتیوں کو سمندر میں چلنے سے روک دیتی ہے حائضہ اور حیض کے خون سے اس مچھلی کو خاص نفرت ہوتی ہے جب کبھی یہ مچھلی کشتی پر حملہ کرتی ہے تو اہل کشتی حیض کے خون میں آلودہ کپڑا اس کی طرف پھینک دیتے ہیں تو یہ مچھلی بھاگ جاتی ہے اور کشتی کے قریب نہیں آتی چنانچہ

حیض اس سے بچنے کا سامان ہے۔

جمل البحر :- یہ مچھلی اونٹ کے مشابہ ہوتی ہے اس کی لمبائی تین ہاتھ کے بقدر ہوتی ہے۔

عنبر:- یہ دریا کی بہت بڑی مچھلی ہوتی ہے اس کی کھال کی ڈھالیں بنائی جاتی ہیں۔

قطا :- یہ عظیم اور مضبوط ہڈیوں کی بہت بڑی مچھلی ہوتی ہے اس کی پسلی کی ہڈی اتنی بڑی اور موٹی ہوتی ہے کہ اس سے عمارتیں، پُل وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

قوقی :- یہ غریب انوکھی قسم کی مچھلی ہے اس کے سر پر ایک نہایت ہی طاقتور کانٹا ہوتا ہے جس سے وہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتی ہے جب کوئی شکاری اس کا شکار کرنا چاہتا ہے تو یہ اپنا کانٹا مار کر کشتی کو ڈبو دیتی ہے جس سے شکاری خود اس کا شکار ہو جاتا ہے۔

کوسج :- یہ ایک سمندری مچھلی ہے اس مچھلی کے آرے کے مانند ایک سونڈ ہوتی ہے جس سے وہ شکار کرتی ہے اگر کبھی انسان کو پالیتی ہے تو دو ٹکڑے کر کے چبا جاتی ہے اپنے دانتوں سے پانی کے جانوروں کو اس طرح کاٹ دیتی ہے جیسے تلوار کسی چیز کو کاٹ ڈالتی ہے اسی وجہ سے سمندر کے سب جانور اس سے دور بھاگ جاتے ہیں۔

مینارہ:- مینارہ کے مشابہ ایک بڑی مچھلی ہوتی ہے جو کشتیوں پر حملہ کرتی ہے۔

منشار:- آرے کے مشابہ پہاڑ جیسی بڑی ایک مچھلی ہوتی ہے جس کے سر سے لے کر دم تک پیٹھ پر آرہ کے دندانے کی طرح بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں اس کی پشت کا ایک ایک کانٹا دو دو ہاتھ لمبا ہوتا ہے سر کے دائیں اور بائیں طرف دو بڑے کانٹے ہوتے ہیں ہر کانٹا دس ہاتھ کا ہوتا ہے اپنے ان کانٹوں سے سمندر کا پانی چیرتی ہوئی چلتی ہے جس سے خوفناک آواز سنائی دیتی ہے اور کبھی کبھی اپنے منہ اور ناک سے پانی کی پچکاری نکالتی

ہے جو آسمان کی طرف فوارہ کی شکل مین نظر آتی ہے۔

ابو مزینہ :-انسان کی طرح ایک سمندری مچھلی ہے یہ مچھلی انسان کی طرح ایک دوسرے کے مشابہ ہوتی ہے بلکہ انسان کی طرح رونے اور چیخ وپکار کی آواز بھی نکالتی ہے

نون :-یہ بھی ایک بڑی سمندر کی مچھلی ہوتی ہے۔حضرت یونس علیہ السلام کو اسی لئے ذوالنون کہا جاتا ہے کہ آپ چندروز بحکم الٰہی مچھلی کے پیٹ میں رہے تھے۔

مچھلی کا شرعی حکم

مچھلی اپنی جمیع اقسام وانواع کے ساتھ بالاتفاق بغیر ذبح کئے ہوئے حلال ہے اگرچہ وہ مری ہوئی کیوں نہ ہو ہاں جب اپنی موت مرکر پانی میں الٹی ہو جائے اور بو ہو جائے تو پھر مردہ کا کھانا حرام ہے۔

مچھلی کے طبّی فوائد

مچھلی کا گوشت سرد تر ہوتا ہے سب سے عمدہ مچھلی سمندر کی وہ مچھلی ہوتی ہے جسکی پشت پر نقش ہوتے ہیں اور چھوٹی ہوتی ہے اسکے کھانے سے بدن تازہ ہوتا ہے اور خوب غذائیت ملتی ہے جو مچھلی گرمیوں میں کھائی جاتی ہے اور گرم ملکوں میں پیدا ہوتی ہے نہایت عمدہ چیز ہے جو مچھلیاں گوشت کھاتی ہیں اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہیں وہ اچھی نہیں ہوتیں اگر تازہ مچھلی پکا کر گرم پیاز کے ساتھ کھائی جائے تو خاص طور پر قوت باہ میں اضافہ کرتی ہے، اگر مچھلی کا پتہ پانی میں ملا کر پی لیا جائے تو خفقان کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

آگ پر بھنے ہوئے کباب مسمن بدن مرطب جسم اور سریع الہضم ہوتے ہیں منی کو

بڑھاتے اور عورتوں دودھ اور گردہ کی چربی پیدا کرتے ہیں۔ گرم مزاجوں کی باہ اور نفوظ کو بڑھاتے ہیں دق سل ضعف گردہ وجگر یرقان پیچش کو دور کرتے ہیں تیل اسکا دافع نقاہت مسمن ومقوی بدن ہے اور پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے دودھ اور انڈے کے ہمراہ کھانا بیحد مضر ہے اور اسکے بعد پانی پینا بھی مضر ہے۔

تیل اس کا بچوں کے نمونیہ کے بخار کے لیے بے نظیر چیز ہے۔ سینہ پہ مالش کے علاوہ بچوں کو چٹانا بھی چاہیئے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
مچھلی	ماہی	سمک		گوشت ہلکا گلابی سفید براق	پھیکا	مشہور آبی جانور	سرد تر ۲	معدہ اعصاب اور دماغ	سنڈھ روغن بادام شہد گلقند	ایک بدل دوسری قسم	تر	ملین مقوی باہ اور مسمن بدن	غذا بکثرت کھاتے ہین

مچھر (البعوض)

مچھر ایک چھوٹا سا پرندہ چیچڑی کے مانند ہوتا ہے مچھر مختلف قسم اور مختلف سائز کے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں زیادہ تر خون چوستا ہے بلکہ خون چوسنے کا اتنا حریص ہوتا

ہے کہ بسا اوقات زیادہ خون پی لینے کی وجہ سے اس کا پیٹ پھٹ جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

مچھر کی خوبیاں

مچھر کا جثہ بہت چھوٹا ہوتا ہے مگر اس کے باوجود خداوند قدوس نے اس کے دماغ کے اگلے حصہ میں قوت حفظ درمیانی حصہ میں قوت فکر اور آخری حصہ میں قوت ذکر ودیعت فرمائی ہے اسی کے ساتھ دیکھنے کی قوت چھونے کی صلاحیت اور سونگھنے کی طاقت بھی بخشی ہے نیز کھانے کا لامنفذ فضلات کا مخرج، شکم، انتڑیاں اور ہڈیاں بھی پیدا کی ہیں مچھر کا ذکر قرآن کریم اور احادیث رسولؐ میں بکثرت ملتا ہے نیز کہاوتوں میں بھی مچھر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

مچھر کا شرعی حکم

مچھر گندگی کی وجہ سے بالاتفاق حرام ہے۔

مچھر کے طبّی فوائد

مہندی کے ہمراہ زندہ نگلنا بول کو دور کرتا ہے اور باقلا کے دانے کو کھوکھلا کر کے اس میں سات مچھر ڈالکر قبل باری کے کھلانا چوتھیا بخار کیلئے سودمند ہے اور پیس کر احلیل میں رکھنا بول کا اور ار کرتا ہے عرق لیموں اور تیل ملنے سے مچھر گزیدہ کی خارش دور ہوتی ہے یوکلپٹس کے تیل یا گوبر یا بھونسہ کی دھونی سے مچھر بھاگتے ہیں۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
مچھر	پشہ	بق	ماسا	سیاہ بھورا	کھاتے نہیں	مشہور کیڑا ہے	گرم خشک ۲	کاٹنا موسی بخار لاتا ہے	یوکلپٹس آیل وروغن	دیگر اقسام	مریخ	دافع تپ ربع وتنگی بول	حرام ہے کھاتے نہیں

مینڈک (الضفدع)

مینڈک خشکی اور تری کا مشہور پھدکنے والا جانور ہے جس کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں بعض جفتی سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض بغیر جفتی محض گندے پانی یا بارش کے پانی سے پیدا ہوتے ہیں حتیٰ کہ بارش کے بعد سطح آب پر ان کی کثرت سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بادل سے برسے ہیں نیز بعض مینڈک پانی میں رہتے ہیں اور بعض خشکی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

مینڈک الحیوانات میں سے ہے جن مین ہڈی نہیں ہوتی نیز بعض مینڈک بولتے ہیں اور بعض نہیں بولتے ہیں جو بولتے ہیں ان کی آواز کانوں کے پاس سے نکلتی ہے۔ سانپ مینڈک کا دشمن ہے اور اس کی آواز سے اس کا سراغ لگا کر اس کو پکڑ کر کھالیتا ہے۔

بعض مینڈک آگ کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ بولنا بھی چھوڑ دیتے ہیں اور برابر آگ کو تکتے رہتے ہیں۔ حضرت سفیانؒ کا قول ہے کہ مینڈک سے زیادہ ذکر اللہ کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ حضرت عکرمہ کے حوالہ سے حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک مینڈک نے خوف خداوندی کے باعث اپنے آپ کو آگ میں ڈال لیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اجر وثواب کے طور پر تمام مینڈکوں کو پانی کی ٹھنڈک عطا فرمائی اور اس کے بولنے کو تسبیح کے قائم مقام بنا دیا۔

مینڈک کا شرعی حکم

مینڈک کا کھانا حرام ہے۔

مینڈک کے طبّی فوائد

خشکی کے مینڈک کو ہموزن بنولوں کے ہمراہ جلا کر بطور سرمہ لگانا نزول الماء کو نافع ہے اور اس کی مستی اور روغن بیحد مقوی باہ ہے مستی حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ خشکی کا ایک بڑا سا مینڈک لیکر اور مقابل اس کے پان رکھیں کہ رطوبت نکل کر پان پر آ گرے اس رطوبت کا طلا کر کے اور پان باندھیں۔

پانی کے مینڈک کو شق کر کے باندھنا تیر اور کانٹے کو نکال دیتا ہے زخموں کو مندمل کرتا اور بہتے خون کو روکتا ہے۔ اس کے خاکستر کا سفوف ہمراہ زفت کے دار الثعلب کو نافع ہے اور طلا بلا تکلیف درد دانتوں کو اکھاڑتا ہے اس کی راکھ یا چربی ملنے سے اس مقام پر آگ کا اثر نہیں ہوتا روغن بواسیر کو نافع ہے بھیجا سوختہ قاطع نزف الدم ہے۔

مینڈک ایک زہریلا جانور ہے سنا ہے جب یہ پرانا ہو جاتا ہے تو دس دس فٹ کی

اونچائی سے اچھل کر کیڑے مکوڑے کھاتا ہے تب اسکے سر میں ایک پتھر نکلتا ہے جسکو ناگ ڈول کہتے ہیں یہ ناگ ڈول بہت قیمتی ہوتی ہے اگر کسی انسان کو سانپ کاٹ جاتا ہے تو وہ ناگ ڈول کاٹی ہوئی جگہ پر چپکا دی جاتی ہے وہ ناگ ڈول جب تک نہیں اترتی جب تک سارا زہر نہ چوس لے اس طرح انسان کی جان بھی بچ جاتی ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
مینڈک	وزغ	ضفدع		مختلف رنگ	بدمزہ پھیکا بساہندا	مشہور جانور ہے آبی سے مراد نہر تالاب اور دریا کا ہے زہر کا تل ہے	سرد ۳ خشک ۱	کھانا بہت مضر ہے	تے کرانا	بکثرت مل جاتا ہے	زحل	مقوی باہ دافع بواسیر و نزول الماء	خارجا

مکڑی (العنکبوت)

مکڑی ایک کیڑا ہے جو ہوا میں جالا تنتا ہے مکڑی کی ٹانگیں چھوٹی اور آنکھیں بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ ایک مکڑی کی چھ آنکھیں اور آٹھ ٹانگیں ہوتی ہیں مکڑی اپنے جالے کے ذریعہ سے مکھیوں کا شکار کرتی ہے حکیم افلاطون کا قول ہے کہ سب سے زیادہ حریص مکھی اور سب سے زیادہ

قانع (مکڑی) کا رزق بنا دیا۔ مکڑی کی بہت سی قسمیں ہیں، رنگ بھی ان کا مختلف اور جسم بھی چھوٹا بڑا ہوتا ہے۔ بعض مکڑی جالا نہیں بناتیں بلکہ زمین میں گھر بنا کر رہتی ہیں مکڑی کی وہ قسم جو جالا تنتی ہے اس کو حکیم کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنا گھر بنانے میں حکمت سے کام لیتی ہے اور اپنے جالے کو بیچوں بیچ سے شروع کرتی ہے اور جب جالے کا گھر تیار ہو جاتا ہے تو اس کے متصل ایک دوسرا خانہ شکار کے لئے بطور مخزن بناتی ہے جب کوئی چیز مکھی وغیرہ کی قسم سے جال میں پھنس کر حرکت کرتی ہے تو مکڑی جلدی سے آ کر اس کو جال میں خوب جکڑ دیتی ہے اور جب وہ بے بس ہو جاتی ہے تو اس کو مخزن میں لے جا کر اس کا خون چوستی ہے ۔ اگر شکار کے اچھلنے کودنے سے جالے کا کوئی تار ٹوٹ جاتا ہے تو مکڑی اس کو درست کرتی ہے قرآن کریم اور حدیث شریف میں مکڑی کا ذکر آیا ہے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروں میں مکڑی کا جالا صاف کر دیا کرو کیونکہ ان جالوں کو گھروں میں چھوڑے رکھنا فقر لاتا ہے۔

مکڑی کا شرعی حکم

ہر قسم کی مکڑی کا کھانا حرام ہے۔

مکڑی کے طبّی فوائد

اگر تازہ زخموں پر مکڑی کا سفید جالا لگا دیا جائے تو زخم کا خون بند ہو جائے گا اور زخم کی حفاظت رہے گی۔ نیز چاندی وغیرہ پر میل کچیل جم گیا ہو اور اس کی صورت بدل گئی ہو تو مکڑی کا جالا ملنے سے بہت جلد چمک آ جائے گی۔

اگر کسی مقام سے خون جاری ہو اس جگہ پر اس کا جالا لگانے سے خون بند ہو جاتا

ہے اور اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنا بخار کیلئے مفید ہے مکڑی کو کسی عضو پر ملنے سے جو خارش اور جلن پیدا ہو جاتی ہے اس کا علاج ایک یہ بھی ہے کہ ناگر موتھ کلونجی اور سداب پلائیں اور کیری خام یا کھٹائی ملیں اکثر اس کی قسمیں ایسی ہیں جی میں بہت زہر ہوتا ہے اس کے علاج میں آش جو پلانہ اور فصید کرنا مفید ہے اگر اس مقام کا گوشت کاٹ دیا جائے تو بہتر ہے جو مکڑی مکھی کا شکار کرتی ہے اس کے زہر کا یہ علاج کہ اس کو سرکہ میں حل کریں اور کاٹے ہوئے مقام پر لگاویں تو زہر دور ہو جاوے گا۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
مکڑی	کارتنہ	عنکبود	مکڑی	مختلف سیاہ اور بھوری	کھاتے نہیں زہر ہے	مشہور جانور جو جالا بناتا ہے	اکثر اقسام سرد خشک	دانے اور خارش پیدا کرتا ہے	سرکہ رسوت یا ترشیات کا لگانا	بہت مل جاتا ہے	زحل	جالا اس کا حابس جریان و مدل قروح	حرام ہے اور بعض اقسام مہلک عموماً زہریلا

نیولا (ابن عرس)

نیولا چوہے سے بڑا اسی کے مثل ایک مشہور جانور ہے جو چوہوں سے عداوت رکھتا ہے اور سانپ سے بھی بغض اور دشمنی رکھتا ہے نیز چوہے اور سانپ کو ہلاک کر دیتا ہے نیولا ہوشیار سمجھدار اور

چست جانور ہے نیز اس کی طبیعت میں چوری کرنے کا مرض بھی ہے چنانچہ اس کو سونا چاندی کی کوئی چیز ملتی ہے تو اس کو اٹھا کر بل میں لے جاتا ہے۔ ارسطاطالیس نے لکھا ہے کہ نیولا کی مادہ منھ کے ذریعہ سے حاملہ ہوتی ہے اور دم سے بچہ جنتی ہے نیولا جب کبھی بیمار ہو جاتا ہے تو مرغی کا انڈا کھا کر شفایاب ہو جاتا ہے۔

نیولا کا شرعی حکم

احناف کے یہاں نیولا حرام ہے مگر شوافع کے یہاں ایک قول حلّت کا بھی ہے۔

ہرن (الظبی)

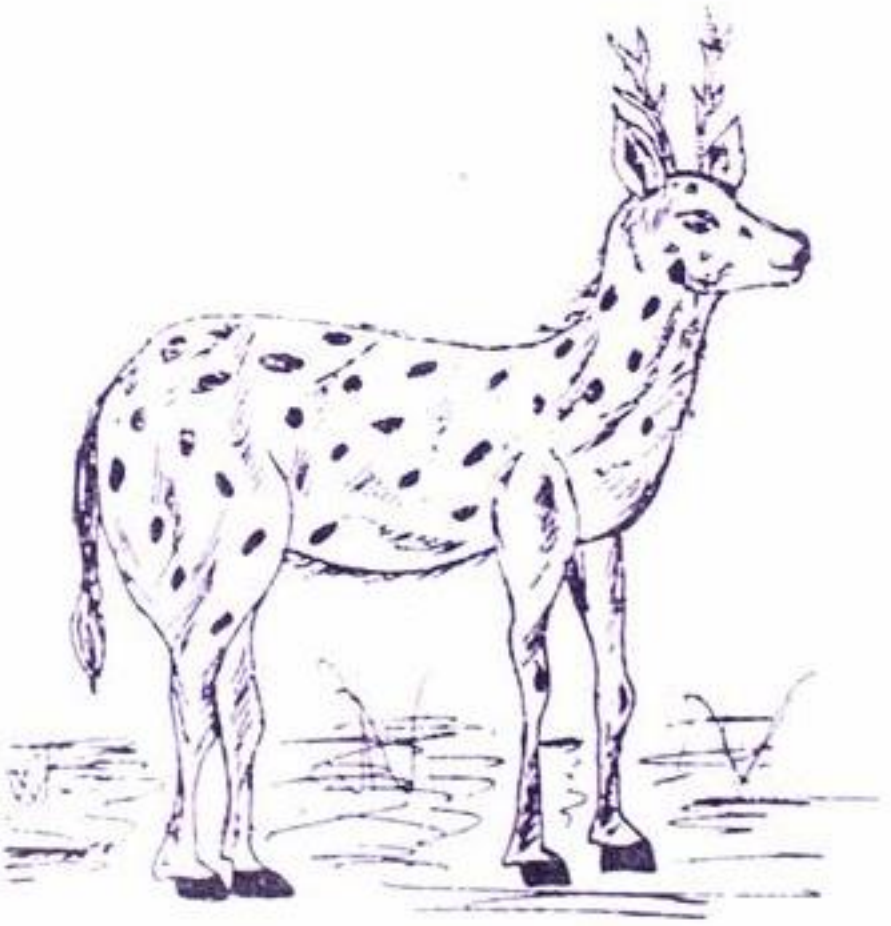

ہرن مشہور معروف جنگلی چوپایہ ہے جس کی تین قسمیں ہیں ''رجم'' ''عفر'' ''آدم'' رنگ بھی ہرن کا مختلف ہوتا ہے ہرن تمام جانوروں میں چوکنا اور چست چالاک ہوتا ہے نگاہ بھی اس کی بہت تیز ہوتی ہے ہرن کی ایک عقل مندی یہ ہے کہ یہ اپنی خوابگاہ میں پشت کی جانب سے یعنی الٹے پاؤں داخل

ہوتا ہے اور آنکھیں سامنے کر کے دیکھتا رہتا ہے کہ کہیں اسے اس کا کوئی دشمن جانور یا انسان تو نہیں دیکھ رہا اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کو کسی نے دیکھ لیا ہے تو پھر یہ ہرگز اندر داخل نہیں ہوتا ہرن قد و قامت اور جسم کی ساخت و بناوٹ میں بھی مختلف ہوتے ہیں مشک جیسی بے مثال قیمتی خوشبو بھی حق تعالیٰ نے ہرن کی ناف میں پیدا کی ہے مشک اصل میں خون ہے جو سال بھر میں کسی معین وقت پر ہرن کی ناف میں جمع ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ کی قدرت سے مشک بن جاتا ہے، مشکی ہرن کی ناف میں ہر سال ایک نافہ مشک کا تیار ہو جاتا ہے کہتے ہیں کہ اہل تبت اس ہرن کے لئے جنگلوں میں کھونٹے گاڑ دیتے ہیں تا کہ ہرن ان سے رگڑ کر نافہ جھاڑ دے۔

ہرن کا شرعی حکم

تمام اقسام کے ہرنوں کا گوشت حلال و پاکیزہ ہے اور اس کا مشک بھی پاک ہے۔

ہرن کے طبّی فوائد

ہرن کے سینگ کو چھیل کر مکان میں اس کی دھونی دینے سے تمام زہریلے جانور بھاگ جائیں گے ہرن کی زبان کو سایہ میں سکھا کر زبان دراز عورت کو کھلا دیا جائے تو اس کی زبان درازی ختم ہو جائے گی اگر ہرن کا پتہ درد والے کان میں ٹپکا دیا جائے تو درد کو فوری سکون ہو جاتا ہے، ہرن کا مشک آنکھوں کو تقویت دیتا ہے رطوبت کو جذب کرتا ہے اور قلب و دماغ کے لئے مقوی باہ ہے آنکھوں کی سفیدی کو چمک دار بناتا ہے خفقان کے لئے مفید اور زہروں کے لئے تریاق ہے۔

قلیل الغذ اسریع الہضم اور مخفف ہے اور مادہ کی نسبت نر بہتر ہے نر فربہ کا گوشت کھانا پٹھوں کے امراض باردہ استرخا اور فالج کو نافع ہے سرگین محلل ورم صعتر فارسی اور نمک لگا کر خشک کردہ خصیوں کا فرزجہ قاطع حیض ہے اس کا طلا کرنا بالوں کو بڑھاتا ہے او ردراز کرتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
ہرن	آہو	غزال	مرگ	گوشت گلابی خور سرخ مائل	خشک پھیکا	خوبصورت اور پھرتیلا مشہور جانور ہے	گرم خشک	گرم مزاجوں کو	سکنجبین	گوشت نیل گائے	شمس	امراض اعصاب ونافع	حلال ہے حسب حاجت

ہاتھی (الفیل)

ہاتھی کبیر الجثہ مشہور ومعروف حیوان ہے جس کے ہاتھ پاؤں بلند موٹے دو بڑے دانت اور ایک سونڈ ہوتی ہے۔ ہاتھی سمجھدار اور ہوشیار جانور ہے یہی وجہ ہے کہ انسان اس کو بہت جلد سدھا کر کام پر آمادہ

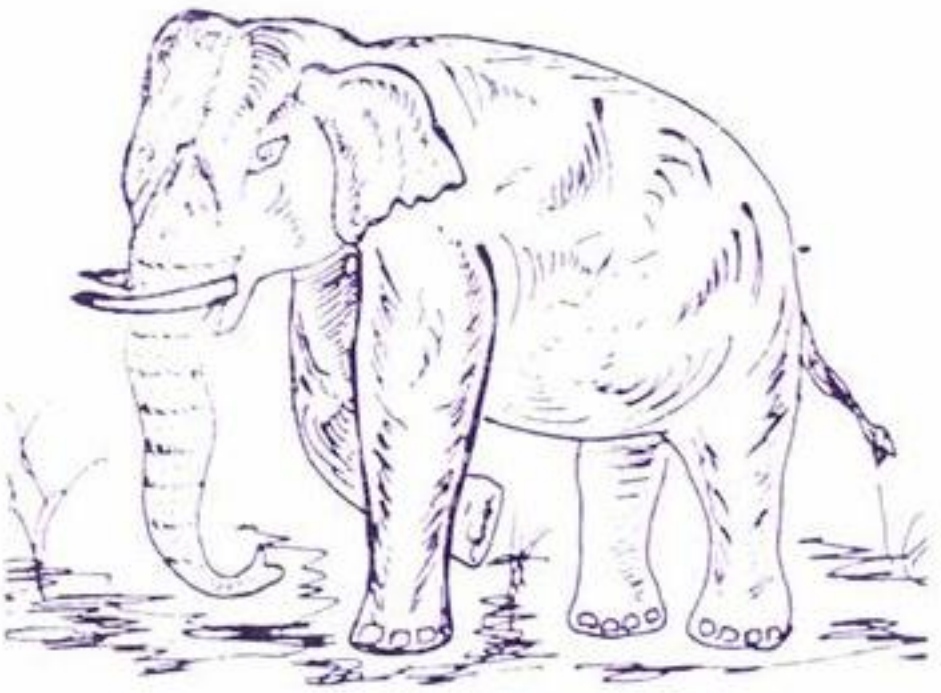

کر لیتا ہے اس کا غصہ بھی شدید ہوتا ہے بعض ماہرین نے کہا ہے کہ ہاتھی کے اندر کینہ اور بغض بہت ہوتا ہے اسی لئے بعض مرتبہ اپنے مہاوت (مالک) کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ ہاتھی وطی کے بارے میں انتہائی غیور اور شرمیلا ہوتا ہے اپنی خاص جگہ کے علاوہ وطی نہیں کرتا چاہے اس کو جتنی شہوت ہو البتہ شہوت کے غلبہ میں بدخلق ہو جاتا ہے اور اس کی شہوت کا زمانہ موسم ربیع ہوتا ہے ہتھنی دو سال میں حاملہ ہوتی ہے اور جب حاملہ ہو جاتی ہے تو ہاتھی اس کے قریب نہیں جاتا ہاتھی میں یہ خوبی ہے کہ وہ صرف اپنی ہتھنی سے وطی کرتا ہے کسی دوسری ہتھنی سے نہیں۔ ہاتھی کی سونڈ لچک دار ہڈیوں کا مجموعہ ہوتا ہے جس کو وہ اپنی منشاء کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ یہ سونڈ ہاتھی کی ناک بھی ہے اور ہاتھ بھی اس کے سونڈ میں بہت طاقت ہوتی ہے اپنے کھانے پینے نیز اشیاء کو پکڑنے اٹھانے اور حملہ کرنے کے سب کام ہاتھی سونڈ سے انجام دیتا ہے اور آواز بھی اسی سونڈ سے نکالتا ہے ہاتھی کے تمام اعضاء ہاتھ، پیر، کان، ناک، بڑے ہیں۔ مگر اللہ کی عجیب قدرت کہ اس کے جسم کے اعتبار سے اس کی آنکھیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں۔ ہاتھی کی چال دھیمی ہوتی ہے اور تیز بھی جب ہاتھی متانت سے چلتا ہے تو اس کے چلنے کی آواز بالکل نہیں ہوتی۔ ہاتھی کی عمر طویل ہوتی ہے ارسطو حکیم نے لکھا ہے کہ اس کی عمر سو سال سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

ہاتھی کا شرعی حکم

احناف کے یہاں اس کا گوشت حرام ہے ہاں خرید و فرخت بلاشبہ ہاتھی کی جائز ہے کیونکہ اس پر سواری بھی کی جاتی ہے اور دوسرے کام بھی ہاتھی سے لئے جاتے ہیں۔

ہاتھی کے طبّی فوائد

اگر برص کا مریض ہاتھی کے تیل یا چربی کو مسلسل تین روز بطور مالش اپنے بدن پر استعمال کرے تو انشاء اللہ اس کی بیماری دور ہو جائے گی۔ اگر اس کی ہڈی کسی مرگی والے بچہ کے گلے میں بطور تعویذ ڈال دی جائے تو مرگی سے حفاظت رہے گی نیز ہاتھی کا دانت اگر کسی درخت پر لٹکا دیا جائے تو اس درخت پر پھل نہیں آئیں گے اس کی کھال کا دھواں بواسیر کی بیماری کے لئے بہت مفید ہے۔

اس کے دانتوں کا پردہ بقدر سات ماشہ ہر روز ماء العل کے ہمراہ ذہن فہم اور حافظہ کو قوت دیتا ہے درد پہلو و مفاصل کا دافع اور ہمراہ پانی کے نزف الدم اور اسہال کا حابس ہے اور ایک ہفتہ متواتر ماء العلل کے ہمراہ معین حمل اور فرزجہ بعد طہر عقر پہاڑی پورتیہ کے ہمراہ زیادتی جن ام کا مانع ہے اس کا پیشاب بھی معین حمل ہے اور سرگین کا حمول مانع حمل پتے کا سرمہ مقوی بصر ناخن آنکھوں کے جالے کو دور کرتا ہے کھال کا گلے میں لٹکانا تپ ربع کی دور کو کرتا ہے۔

نام	فارسی	عربی	ہندی	رنگ	ذائقہ	ماہیت	طبیعت	مضر	مصلح	بدل	نسبت سیارہ	نفع خاص	مقدار استعمال
ہاتھی	پیل	فیل	گج	دانت سفید خود سیاہ گوشت سیاہی مائل	دانت بدمزہ پھیکا گوشت بدمزہ اخراب	مشہور حیوان بے قوی الجثہ کھانا حرام	نہایت خشک اور سرد ہے خارجا مستعمل	بیحد خشک ہے	شہد خالص	دانت کا بدل استخوان	زحل	معین حمل مقوی حافظ	کھانا حرام ہے

زراف

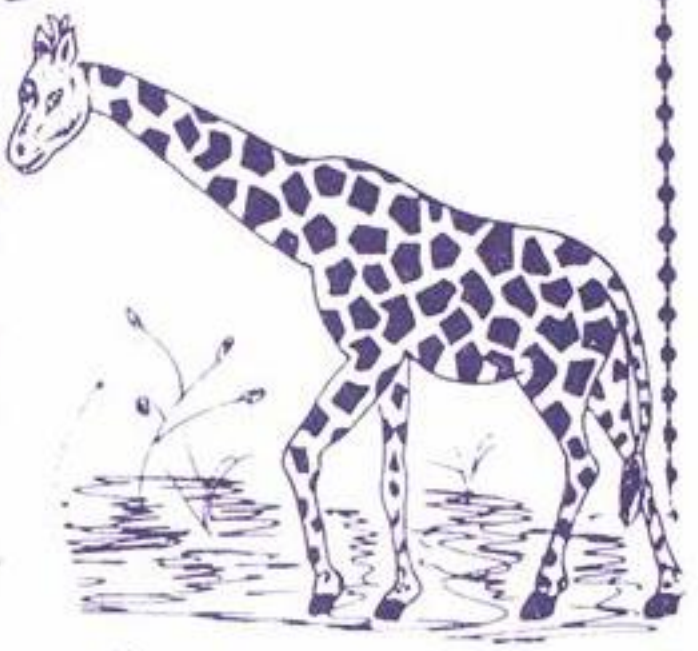

جانوروں میں سب سے طویل قامت جانور زراف مانا جاتا ہے جوان اور صحت مند زراف کا قد ۱۵ر سے ۲۰ر فٹ سے بھی زیادہ ہوتا ہے اس کی گردن لمبی ہوتی ہے سر پر خاص قسم کے دو ننھے سینگھ ہوتے ہیں جب کہ جسم پر سرخی مائل بھورے پٹے بڑے ہوتے ہیں پٹوں کے درمیان دھاریاں سفید رنگ کی ہوتی ہے یہ جنگل میں گروہوں کی شکل میں رہتا ہے اس کے آواز نہایت پستہ اس کی خوراک میں درختوں کے پتے اور نرم ٹہنیاں شامل ہیں اس کی لمبی گردن اونچی ٹہنی تک پہونچنے میں مدد دیتی ہے اس کی زبان ۱۸ر انچ تک لمبی ہوتی ہے یہ اونٹ کی طرح پانی کے بغیر کافی دنوں تک زندہ رہ سکتا ہے جب یہ چشمے جھوہڑ کے کنارے پانی پیتا ہے تو اپنی اگلی ٹانگیں پھیلا دیتا ہے اس طرح اس کی لمبی گردن کو جھوکانے میں آسانی ہو جاتی ہے اور یہ سہولیت کے ساتھ پانی پی لیتا ہے زراف کے سر کے عین درمیان سیدھے اور مخصوص شکل کے دو سینگ ہوتے ہیں نر اور مادہ دونوں کے سینگ ہوتے ہیں ان سینگوں کے اوپر بالوں کا ایک گچھا ہوتا ہے۔ بھاری بھرکم جسامت کے مقابلے میں اس کا سر کافی چھوٹا محسوس ہوتا ہے سینگوں کی تعداد اور جسم سے بنے خوبصورت قدرتی ڈیزائن کے لحاظ سے اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں اس کی اگلی دونوں ٹانگیں قاسی لمبی ہوتی ہیں اس کے بھاگنے کا انداز اونٹ سے مشابہ ہوتا ہے زراف صرف برّے اعظم افریقہ میں پایا جاتا ہے چڑیا گھر میں بچے بڑے سبھی بڑے شوق سے دیکھتے ہیں۔

لومڑی

لومڑی ایک جنگلی جانور ہے جو جنگل میں ہی رہنا پسند کرتی ہے۔ نہایت ہی چالاک اور تیز جانور ہے۔ لومڑی۔ نیولے سے بڑی۔ چھوٹے کتے کے مشابہ ہوتی ہے امام شافعیؒ نے اسے حلال کہا ہے علامہ ابن صلاح کہتے ہیں کہ اس کی حلت کے متعلق ایک حدیث بھی نہیں ملتی۔ البتہ حرمت سے متعلق دو احادیث میں مگر ان دونوں کی سندیں ضعف ہیں۔ امام شافعیؒ نے اہل عرب کی عیادت اور عام طور سے اس کے کھانے کے رواج پہ اعتماد کرتے ہیں۔

لومڑی کے طبی فوائد

اس کا سر اگر کبوتر کے برج یا اس کے دربے میں ڈال دیا جائے تو سارے کبوتر بھاگ جائیں گے۔ اس کا دانت اگر ریح الصبیان کے مرض میں مبتلا بچہ پر باندھ دیا جائے تو یہ مرض دور ہو جاتا ہے اور نیند میں ڈرنے کی شکایت ختم ہو جاتی ہے۔

اس کا پتا اگر کسی مجنون یا مرگی زدہ شخص کی ناک میں ڈال دیا جائے تو اس کا جنون اور مرگی ختم ہو جائے گی اور وہ کبھی اس کا شکار نہیں ہو گا۔

اس کا گوشت کوڑھ اور مالیخولیا کے مرض میں مفید ہے۔ اس کی چربی پگھلا کر اگر گنٹھیا کے مریض کے جوڑوں پر ملی جائے تو اس کا درد فوراً ختم ہو جاتا ہے۔

اس کا فوتہ اگر بچہ کے جسم پر باندھ دیا جائے تو دانت بآسانی نکل آتے ہیں۔ اس کے سر کے بال و چمڑے ٹھنڈے مزاج والوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کا استعمال اسے پہن کر بھی کر سکتے ہیں اور دھونی دے کر بھی۔ اس کا خون اگر بچوں کے سر پر ملا جائے تو گنج ہونے کے باوجود بال اگ جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اس کا خون اپنے ساتھ رکھے تو وہ کسی کے فریب و حیلہ میں نہیں پھنس سکے گا۔ اس کے پھیپھڑے کو پیس کو اگر پیا جائے تو ریح الصبیان کا مرض دور ہو جاتا ہے۔ اس کے دانت کو اگر مرگی زدہ یا مجنوں اپنے اوپر باندھ لے تو اس کا مرض دور ہو

جائے گا۔ تلی کے درد کا مریض اگر اس کی تلی کو اپنے بدن پر باندھ لے تو درد سے اسے فوری آرام ملے گا۔

ہرمس کہتے ہیں کہ کوئی اس کی کلیجی اپنے ہاتھ میں رکھے رہے تو وہ نہ کتے سے ڈرے گا اور نہ ہی کتا اس پر بھونکے گا۔ اس کے کان کو اگر گردن کی کنٹھ مالا پر لگالے تو اسے فائدہ محسوس ہوگا اور فوری راحت ہوگی۔ اس کا آلہ تناسل اگر سر درد میں سر پر باندھ لیا جائے تو درد ختم ہو جائے گا۔ اس کا پتا اگر سونا میں ملا دیا جائے تو اسکا رنگ پیتل جیسا ہو جائے گا۔ کان کے قریب ہونے والے ورم پر اگر اس کے خصیہ کو ملایا جائے تو رفتہ رفتہ ورم ختم ہو جائے گا۔ تلی کے درد میں مبتلا شخص اگر اس کے کلیجے کو پانی میں ملا کر ایک مثقال کے بقدر پیئے تو بلا توقف اس کا درد فوراً ختم ہو گیا اور اسے آرام ملے گا۔ اس کی چربی اگر دونوں، ہتھیلی اور تلوؤں پر مل لی جائے تو ٹھنڈک کے خطرہ سے وہ مامون ہو جائے گا۔ اس کے دماغ کو اگر درس گھاس میں ملا کر سر پر ملا جائے تو سر کی بھوسی (رسی) و پھنسی اور گنجا پن ختم ہو جاتا اور بال جھڑنے کی شکایت بھی دور ہو جاتی ہے۔ جو بچہ رات میں ڈرتا اور روتا ہو۔ اس کے جسم پر اگر اس کی دم باندھ دی جائے تو وہ اسی طرح ٹھیک ہو جائے گا جس طرح اس کا دانت باندھنے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اس کی چربی اگر کسی چیز پر مل دی جائے تو اس جگہ جہاں کہیں بھی پسو ہوں گے وہاں سے اس پر آکر جمع ہو جائیں گے۔ اس کے فوتہ کو خشک کر کے پینے کے بعد پانی میں ملا کر ایک درہم کے وزن کے بقدر پینے سے قوت جماع اور بھوک و شہوت میں گوناگوں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی دم کو باریک پینے کے بعد زعفران کے تیل میں ملا کر اگر آلہ

تناسل پر پیشاب کے سوراخ پر لگا کر مل لیا جائے تو قوت جماع میں بے پناہ اضافہ وفائدہ ہوگا اور جتنی دیر تک چاہے جماع کر سکتا ہے۔

کتاب الابدان میں مذکور ہے کہ اگر تم لومڑی کی چربی تلاش کرو اور وہ نہ مل پائے تو بھیڑیئے کی چربی اس کا بدل اور قائم مقام ہے۔

کیچوا

کیچوا ایک بدبودار کیڑا ہے جسکی لمبائی ۲ انچ سے لیکر زیادہ سے زیادہ آٹھ انچ تک ہوتی ہے۔ یہ اکثر نالیوں۔ جوھڑوں۔ نالوں۔ اور ندیوں کے کنارے پر ہی ملتا ہے۔ اور اکثر شکاری انہی جگھوں سے حاصل کرتے ہیں۔ کیچوے کے اندر فاس فورس زیادہ مقدار میں ملتا ہے۔ کیچوے کو آدھا کر کے اگر زمین میں چوڑ دیا جائے تو وہ ایک گھنٹہ بعد پورا ہو جاتا ہے، اگر کسی شخص کا اعضاء تناسل کی رگوں میں پانی مر گیا ہو۔ تو وہ شخص ۲۱/ عدد کیچوے لیکر تل کے تیل میں ڈال کر ۴۰ یوم دھوپ میں رکھس مگر ڈبہ بند رہے۔ ۴۰ یوم کے بعد ایک حلکہ سا جوش دیکر تیل حاصل کر کے شیشی میں محفوظ کر لے اب اعضاء تناسل پر ایک کپڑا رگڑ کر تیل کی مالیش کرے۔ پوری پوری قوت حاصل ہوگی۔

کیچوے کے طبی فوائد

اگر اس کی چربی جسم پر مل کر کوئی شخص آگ میں داخل ہو جائے تو آگ اسکو نہیں جلا سکتی۔ اگر کیچوے کو خشک کر کے ایک درہم کے بقدر کسی چیز میں ملا کر دردزہ میں مبتلا عورت کو پلایا جائے تو فوراً بچہ پیدا ہو جائے گا۔

قزوینی نے لکھا ہے کہ اگر اس کو پکا کر روٹی کے ہمراہ کھالیا جائے تو مثانہ کی پتھری ٹوٹ کر نکل جائے گی۔ اگر خشک کرنے کے بعد یرقان کے مریض کو پلادیا جائے تو اس کی زردی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اس کی راکھ تیل میں ملا کر گنجے کے سر پر مالش کی جائے تو گنجاپن ختم ہو جائے اور بال نکل آئیں گے۔

اضافہ شدہ

حلال و حرام پرندے
اور
ان کے طبّی فوائد

مصنف: سلیم احمد

مکتبہ راہ اسلام حمید منزل سفید مسجد دیوبند
۲۴۷۵۵۴ یوپی